بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یاایہا الذین امنو ااطیعو اللہ واطیعو الر سو ل واولی الا مر منکم (القرآن)

تیرے غلاموں کا نقش قدم ہے راہ خدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے

اک طرف اعدائے دیں ایک طرف ہیں حاسدیں
بندہ ہے تنہا شہا تم پہ کروں درود

دیہات میں

بعد جمعہ

ظہر باجماعت

مصنف

حضرت علامہ مفتی محمد معین الدین خان رضوی ہیم پوری

ناشر

المجمع الرضوی ہیم پور ترائی (سراوستی)

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

نام کتاب	دیہات میں بعد جمعہ ظہر باجماعت
مصنف	حضرت علامہ مولانا مفتی محمد معین الدین رضوی ہیم پوری
کلمات دعائیہ	بحرالعلوم حضرت علامہ الحاج الشاہ عبدالمنان صاحب قبلہ اعظمی
تقریظ جمیل	حضرت علامہ الشاہ خواجہ محمد مظفر حسین صاحب قبلہ رضوی
تقریظ جلیل	سراج الفقہا حضرت قاضی مفتی عبدالرحیم صاحب قبلہ بستوی
پروف ریڈنگ	محمد راشد احمد مولانا محمد عطاء المصطفٰے و محمد عمر بہرائچی
سن اشاعت اول	١٤٢٥ھ، دوم ١٤٣٥ھ، سوم ١٤٣٧ھ
تعداد	٥٠٠ (پانچ سو)

ملنے کے پتے

☆ مفتی نانپارہ کتاب گھر بہرائچ شریف۔

☆ قادری کتب خانہ نانپارہ بہرائچ شریف۔

فہرست مضامین

ہدیہ تشکر

رسالہ ھٰذا کی طباعت کے سلسلہ میں فقیر راقم عزیز مخلص عالیجناب فضل احمد مقام جمنہا گاؤں ضلع بانکے نیپال کا تہہ دل سے شکر گزار ہے جنھوں نے اپنا مالی تعاون پیش کیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالی فضل احمد سلمہ المنان کو ہر آسمانی و آرضی بلا سے محفوظ رکھے اور ان کے تمام جائز اور نیک تمناؤں کو پوری فرمائے، رزق وعمر میں برکت عطا فرمائے اور کاروبار میں ترقی عطا فرمائے نیز مزید دین کی خدمت کرنے کا جذبہ عطا فرمائے اور عالم اسلام کے جملہ مرحومین کے لئے اس رسالہ کو ذریعہ نجات بنائے اور ان کے درجات کو بلند فرمائے اور انکی مغفرت فرما کرانہیں انکی قبروں میں کروٹ کروٹ جنت عطا فرمائے۔آمین بجاہ سیدالمرسلین ﷺ

دعا گو و دعا جو

العبد **محمد معین الدین** خاں حنفی رضوی ہیم پوری

۲۲/جمادی الآخرے ۱۴۳۷ھ یکم اپریل مطابق ۲۰۱۶ء

شرف انتساب

فقیراپنی اس حقیر کاوش کواس ذات بابرکت کی جانب منتسب کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہے جوذات والا صفات امام علوم عقلیہ ونقلیہ اور روئے زمین میں اللہ تعالیٰ کے دلائل قدرت سے ایک دلیل قاطع تھی اورحضور خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات قاہرہ میں سے ایک معجزہ تھی

یعنـــــــی

امام اہلسنن فخرزمین وزمن مقتداء عارفان روزگار اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدددین وملت الشاہ امام احمد رضا خان قدس سرہ کی جانب جنکے روحانی فیوض وبرکات سے فقیراس لائق ہوا

گرقبول افتدزہے عزوشرف

العبد الضعیف

محمد معین الدین خاں رضوؔی ہیم پوری

نذرانۂ عقیدت

اس شخصیت کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں جورشدوہدایت کا سرچشمہ خشیت ربانی اورعشق رسول لاثانی کا مجسمہ احقاق حق وابطال باطل کا شہنشہ ہےیعنی سراج الفقہاء محی الشریعہ کاسرالفتنہ قامع البدعۃ صاحب الحجۃ القاہرہ تاج الشریعہ سیدی وسندی وکنزی وذخیری لیومی وغدی جانشین حضورمفتی اعظم ہندحضرت علامہ الحاج الشاہ

مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب قبلہ

قادری برکاتی رضوی ازہری

نفع اللہ الاسلام و المسلمین بفیوضھم وبرکاتھم

گرقبول افتدزہے عزوشرف

العبد الضعیف

محمد معین الدین خاں رضوؔی ہیم پوری

کلمات دعائیہ

بقیۃ السلف بحر العلوم حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی عبد المنان صاحب قبلہ اعظمی
نفع اللہ المسلمین بفیوضہ وبرکاتہ

الحمدللہ عزیزی مولانا محمد معین الدین خاں رضوی ہیم پوری نے اپنے رسالہ ''دیہات میں بعد جمعہ ظہر با جماعت'' میں خوب داد تحقیق دی ہے مجھے بھی متدین علماء سے کئی ایسی شہادتیں ملی ہیں کہ حضور مفتی اعظم ھند نور اللہ مرقدہ نے جمعہ کے دن دیہات میں جہاں لوگ جمعہ پڑھتے آئے ہیں قائم ہو جانے کی صورت میں نماز جمعہ ادا فرمائی اور بعد نماز جمعہ حکم شرع بیان فرما کر نماز ظہر با جماعت پڑھوائی لہٰذا وہ دیہات جہاں ہمارے امام اعظم کے نزدیک جمعہ جائز نہیں اگر لوگ پہلے سے پڑھتے آئے ہوں تو انھیں منع نہ کیا جائے لیکن یہ بتا کر اور سمجھا کر کہ نماز ظہر فرض ہے با جماعت نماز ظہر پڑھنے کی تلقین کی جائے اور جو لوگ شہر و دیہات میں ہر جگہ جمعہ کی فرضیت کے قائل ہیں وہ ضرور گمراہ ہیں مولیٰ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں دعا گوں ہوں کہ موصوف کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور مسلمانوں کو حکم شرعی پر عمل کرنے کی توفیق بخشے. آمین

عبد المنان اعظمی
دار العلوم شمس العلوم گھوسی ضلع مئو
۵/صفر ۱۴۲۴ھ

تقریظ جلیل

سراج الفقہاء نمونۂ سلف حضرت علامہ الشاہ مفتی قاضی عبد الرحیم صاحب قبلہ بستوی ادام اللہ فیوضہ وبرکاتہ صدر شعبۂ افتاء بریلی شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم والہ الفخیم

عزیزم مولانا محمد معین الدین خاں رضوی ہیم پوری نے اپنے رسالہ ''دیہات میں بعد جمعہ ظہر با جماعت'' میں خوب داد تحقیق دی میں نے خود مشاہدہ کیا ہے کہ حضور سیدی مفتی اعظم ھند رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ کے دن دیہات میں جہاں لوگ جمعہ پڑھتے آئے ہیں قائم ہو جانے کی صورت میں نماز جمعہ ادا فرمائی اور بعد نماز جمعہ حکم شرع بیان فرما کر با جماعت نماز ظہر پڑھوائی زیر نظر رسالہ سے میں پورے طور پر متفق ہوں دعا ہے کہ رب قدیر اپنے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں موصوف کی کاوش کو قبول فرمائے اور مسلمانوں کو حکم شرعی پر عمل کرنے اور حق بات قبول کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم

کتبہ
قاضی عبد الرحیم بستوی غفر لہ القوی
مرکزی دار الافتاء ۸۲/سوداگران بریلی شریف
۱۸صفر ۱۴۲۴ھ

تقریظ جمیل

خیر الاذکیا جامع علوم فنون نادرہ علامہ الشاہ خواجہ محمد مظفر حسین صاحب قبلہ رضوی
ادام فیوضہ وبرکاتہ بائسی ضلع پورنیہ بہار شیخ الحدیث چرہ محمد پور فیض آباد

نحمدہ ونصلی علی رسو لہ الکریم

زیر نظر رسالہ ''دیہات میں بعد جمعہ ظہر باجماعت'' محبّ گرامی وقار مولانا محمد معین الدین خاں رضوی ہیم پوری کا مطالعہ کیا جو اپنے موضوع پر ایک عمدہ کوشش ہے مصنف نے بڑی سنجیدگی کے ساتھ موضوع زیر بحث پر روشنی ڈالی ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ دیہات میں جمعہ فرض نہیں اور دیہات میں جمعہ پڑھنا جائز بھی نہیں اب رہا دیہات میں جمعہ قائم ہے اسکے بعد نماز ظہر باجماعت پڑھنا کیسا ہے؟ تو اس سلسلے میں میری بھی دلائل کی روشنی یہی رائے ہے کہ دیہات میں نماز جمعہ جبکہ اصلاً جائز ہی نہیں تو ظہر باجماعت کا حکم باقی رہا اور جب ظہر باجماعت باقی ہے تو اسکو ادا کرنا بھی ضروری ہے اور ترک کرنا گناہ میں نے خود مشاہدہ کیا کہ اگر اتفاقاً حضور مفتی اعظم ھند رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ کے دن کسی ایسی آبادی میں وارد ہوئے جہاں نہ کوئی حاکم ہے نہ کورٹ کچہری لیکن وہاں کے لوگ جمعہ پڑھتے ہیں تو آپ نے بعد نماز جمعہ حکم شرعی بیان کر کے نماز ظہر باجماعت ادا کروائی زیر نظر رسالہ میں ذکر کئے گئے احکام سے میں پورے طور پر متفق ہوں میرا عمل بھی مسئلہ جمعہ میں سیدی اعلیٰ حضرت وحضور مفتی اعظم ھند وملک العلماء رحمہم اللہ علیہم کے فتاوی کے مطابق ہے میں دعا کرتا ہوں کہ رب قدیر اپنی بارگاہ میں مولانا موصوف کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور رسالہ کے مندرجات پر عامۂ مسلمین کو عمل کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔ آمین

کتبہ

خواجہ مظفر حسین غفرلہ

۷ر صفر ۱۴۲۴ھ

عرض مؤلف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسو لہ الکریم والہ واصحابہ اجمعین

شرعی احکام ومسائل سے غفلت وجہالت علم دین وشریعت سے بے اعتنائی کے سبب آج تک مسلمانوں میں بہت سے غیر مشروع افعال رائج ہیں انکو چھوڑنا اوران سے باز رہنا واجب ولازم ہے لیکن وہ شرعی حکم سمجھ کر انجام دیتے وخدا ورسول عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کے شکار ہوتے اور عذاب آخرت کے سزاوار ہوتے ہیں انہیں میں دیہات میں جمعہ کی نماز کا مسئلہ ہے کہ جمعہ کی نماز مصر اور فنائے مصریوں ہی مصر سابق اور قصبہ میں ہی فرض ہے اور وہیں جائز وصحیح ہے انکے علاوہ گاؤں دیہات چھوٹی بستیوں میں جمعہ فرض نہیں پڑھنا جائز نہیں بلکہ گناہ ہے وہاں جمعہ کے دن اس وقت ظہر پڑھنا ہی فرض ہے مگر لوگ گاؤں دیہات میں بلا جھجھک جمعہ پڑھتے ہیں اور وہاں جمعہ کو فرض جانتے ہیں جس کی وجہ سے وہاں کے مسلمان شدید گنہگار ہوتے ہیں کہ غیر فرض کو فرض جانتے اور ہر جمعہ کو نماز ظہر چھوڑ کر ایک وقت کی نماز کے تارک ہوتے ہیں جبکہ ایک وقت کی فرض نماز چھوڑنا بڑا گناہ فسق اعلانی غضب ربانی کا باعث ہے جیسا کہ فقہ حنفی کی ہر چھوٹی بڑی کتاب میں نماز جمعہ کی فرضیت وجواز کے شرائط صراحت کے ساتھ مذکورہ ہیں۔

افسوس ناک بات یہ ہے کہ دیہات میں رہنے والے بعض علماء مصلحت کوشی میں اس مسئلہ ضروریہ کو عوام میں بیان نہیں کرتے بلکہ ان کے ساتھ خود بھی جمعہ پڑھنے پر اکتفا کرتے بلکہ پڑھاتے ہیں اس طرح وہ قولاً عملاً عوام کی تائید

کرتے ہیں خود بھی ترک فرض ظہر یا ترک جماعت ظہر کے مرتکب ہوتے ہیں اور عامہ مسلمین کی فہم غلط کو تقویت بھی دیتے ہیں۔

جبکہ ان پر لازم تھا کہ عوام کو مسئلہ شرعیہ صحیحہ سے آگاہ کرتے انہیں ظہر با جماعت پڑھنے کی ترغیب کر کے ترک فرض کے جرم و گناہ سے بچاتے مگر۔

ع۔ آں کہ خود گم است کہ را رہبری کند۔

بعض لوگ یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ لوگ چونکہ پہلے سے پڑھتے آ رہے ہیں اگر انہیں یہ مسئلہ بتایا جائے گا تو انتشار و اختلاف برپا ہوگا جبکہ اگر روایت سے کام لیا جائے تو واضح یہ ہوتا ہے کہ حکم شرع کے خلاف عمل کر کے وہ خود انتشار کے شکار ہیں انہیں خلاف شرع عمل سے بچانا ہی صلح و امان کا پیغام ہے بعض علماء روایت نوادر کا سہارا لے کر فعل عوام کو صحیح قرار دیتے ہیں اور اپنے قول کی صحت پر سند لاتے ہیں جبکہ ان کا یہ قول و عمل مذہب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے سراسر خلاف ہے ظاہر الروایہ کے معارض ہے روایت نوادر کو محققین فقہا نے غیر معتمد غیر قابل عمل مدفوع ضعیف تر قرار دیا ہے یوں ہی کچھ لوگ کتب فقہ میں مذکور ظہر احتیاطی سے استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جہاں عوام جمعہ پڑھتے آ رہے ہیں وہاں ظہر احتیاطی پڑھنے کا حکم ملتا ہے لہٰذا ظہر با جماعت کی تاکید کی ضرورت نہیں مگر انہیں شاید ظہر احتیاطی کا محل معلوم نہیں یہ حکم وہاں کے لئے ہے جہاں مصر یا فنائے مصر یا قصبہ کے تحقق میں کسی طرح کا تردد اور شک ہو یہی وجہ ہے کہ ظہر احتیاطی پڑھنے والے کو رازدارانہ طور پر پڑھنے کا حکم ہے اور جس بستی کا غیر مصر و قصبہ ہونا معلوم و متعین ہے وہاں ظہر فرض ہونے کی صراحت اور ظہر ہی پڑھنے کا حکم موجود ہے لہٰذا علماء کو چاہیئے کہ اپنے منصب رفیع پر نظر ڈالیں غیر معقول عذر پیش کر کے جان نہ چھڑائیں اجتماعی جدوجہد کے ذریعہ

مسلمانوں کو راہ حق سے روشناش کرائیں اور دیہات کے مسلمانوں کو ترک فرض کے عظیم گناہ اور عذاب آخرت سے بچانے کی ہر ممکن کوشش کریں اس لئے کہ ترک فرض ایسا جرم ہے کہ اس سے چشم پوشی مصلحت کوشی کی شرع میں کوئی راہ نہیں زیر نظر رسالہ کے اندر اسی سلسلے میں پیش قدمی کرتے ہوئے مسلمانوں کو حکم صحیح کی جانکاری دلانے اور انہیں جادۂ حق پر گامزن کرنے کی ادنیٰ کوشش کی گئی ہے۔ اس میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ جہاں جمعہ فرض نہیں وہاں اگر پہلے سے لوگ جمعہ پڑھتے آ رہے ہیں تو انہیں جمعہ سے روکا نہ جائے البتہ فرض ظہر سے بچانے کے لئے لوگوں کو نرمی کے ساتھ یہ تاکید و تلقین کی جائے کہ آپ لوگوں پر ظہر فرض ہے لہٰذا جمعہ کی دو رکعت نفل کے بعد جماعت کے ساتھ ظہر بھی پڑھیں رسالے کے مندرجات امام الائمہ کاشف الغمہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے مذہب و مسلک کے عین مطابق اور مجلس شرعی فیصل بورڈ کا فیصلہ بھی درج کیا گیا ہے اس موقع پر اپنے مخلص عزیز ناشر مسلک اعلیٰ حضرت عاشق تاج الشریعہ حضرت حافظ عبد المنان صاحب رضوی ہیم پوری و مبلغ اسلام حضرت مولانا محمد احمد رضا خان صاحب قبلہ رضوی چوبے پوری کا شکریہ نہ ادا کرنا بھی کوتاہ قلمی ہوگی کہ یہی حضرات نے اپنی کوششوں سے رسالہ ہذا کی طباعت کرائی مولیٰ تعالیٰ موصوفین کی عزت و آبرو اور ان کے جان و مال کی حفاظت فرما کر انہیں ہمیشہ شاد و آباد رکھے آمین۔ اور کوتاہ قلمی ہوگی اگر اس موقع پر استاذی الکریم بحر العلوم بقیۃ السلف حجۃ الخلف حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی محمد عبد المنان صاحب قبلہ اعظمی ادام فیوضہ و برکاتہ و سراج الفقہاء حضرت علامہ الشاہ مفتی قاضی عبد الرحیم صاحب قبلہ بستوی صدر شعبۂ افتاء بریلی شریف و خواجہ علم و فن خیر الاذکیا حضرت علامہ الشاہ خواجہ مظفر حسین صاحب قبلہ رضوی پورنیہ بہار شیخ الحدیث چرہ

محمد پور و خلیفۂ حضور مفتیٔ اعظم سید مفتی افضال احمد قادری گونڈوی ان بزرگوں نے تصدیق وتقریظ اورکلمات دعائیہ کے ذریعہ فقیرراقم کی حوصلہ افزائی فرمائی مولیٰ تعالیٰ ان حضرات کواس کاعمدہ صلہ عطا فرمائے۔

اوراس ادنیٰ کوشش کوعوام مسلمین کے لئے ذریعہ ہدایت اور میرے لئے توشۂ آخرت بنائے۔آمین بجاہ حبیبہ سیدالمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فقط

محمد معین الدین خاں رضوی ہیم پوری

استفتاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عزیزم حضرت علامہ مفتی محمد معین الدین خاں صاحب قبلہ رضوی

گذارش یہ ہے کہ نماز جمعہ کی فضیلت کیا ہے اور بلاعذر شرعی ترک کرنے کی وعیدیں کیا ہیں۔اورگاؤں دیہات میں نماز جمعہ فرض ہے یانہیں اگرنہیں تو کیوں اورگاؤں میں بعد نماز جمعہ ظہر باجماعت ادا کرنا کیسا ہے بعض عالم صاحب کہتے ہیں کہ بلااختلاف ہرگاؤں دیہات وشہر میں جمعہ فرض ہے اورصحیح ہے اس قول کی شرعی حیثیت کیا ہے مدلل ومفصل جواب رقم کریں بہت نوازش ہوگی۔

المستفتی

(حافظ) محمد حنیف احمد قادری نوری (علیہ الرحمہ)

مدرس مدرسہ غوثیہ ریاض العلوم ہیم پور ترائی

یکم محرم الحرام ۱۴۲۴ھ ۲۰۰۳ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب

لک الحمد رب الا ربا ب صل علی الحبیب الا واب مع الآل والا صحا ب واھد نا الحق والصواب امین الٰھنا الو ھا ب

نماز جمعہ اعظم عبادات واہم طاعات وشعار اسلام سے ہے اسکی فرضیت قطعی الثبوت، واجب الاذعان، لازم الیقین ہے اسکا انکار کفر۔

اشاد الٰہی ہے "یا یھا الذین امنو اذانو دی للصلوٰۃمن یو م الجمعۃ فا سعو االی ذکر اللہ وذرو البیع ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمو ن"

ترجمہ:۔ اے ایمان والو، جب تمہیں جمعہ کے دن نماز کے لئے ندادی جائے تو ذکر خدا کی طرف دوڑو اور خرید وفروخت بند کردو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو۔(سورہ جمعہ پارہ ۲۸ رکوع ۱۱ آیت ۸)

ملک العلما امام علاءالدین ابوبکر مسعود کاسانی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں

"فالجمعۃ فر ض لایسع تر کھا ویکفر جا حد ھا"

کہ جمعہ فرض ہے چھوڑا نہیں جاسکتا اس کے منکر کو کافر کہا جائے گا۔

(بدائع الصنائع جلد اول مطبوعہ دیوبند ص ۵۷۷، درمختار شرح تنویر الابصار جلد سوم مطبوعہ دیوبند ص ۳، الدر المنتقی جلد اول مطبوعہ دیوبند ص ۲۴۴۔ مجمع الانہر جلد اول مطبوعہ دیوبند ص ۲۴۵)

☆☆☆☆☆

خلیفہ اعلیٰ حضرت فقیہ اعظم حضور صدر الشریعہ رقمطراز ہیں

جمعہ فرض عین ہے اور اس کی فرضیت ظہر سے زیادہ مؤکد ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔(بہار شریعت حصہ چہارم مطبوعہ قادری ص ۹۳)

احادیث طیبہ میں نماز جمعہ کی بڑی فضیلتیں وارد ہوئی ہیں

(۱) عن ابی ھر یر ۃ قا ل قا ل رسو ل اللہ صلی اللہ تعا لیٰ علیہ وسلم من تو ضا فا حسن الو ضو ء ثم اتی الجمعۃ فا ستمع وأنصت غفر لہ ما بین الجمعۃ الی الجمعۃ وزیادۃ ثلثۃ ایا م ومن مس الحصٰی فقد لغا"

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر جمعہ کو آیا اور خطبہ سنا اور چپ رہا اس کے لیے مغفرت ہو جائے گی ان گناہوں کی جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہیں اور تین دن اور جس نے کنکری چھوئی اس نے لغو کیا (یعنی خطبہ سننے کی حالت میں اتنا کام بھی لغو میں داخل ہے کہ کنکری پڑی ہوا سے ہٹا دے)

(ابوداؤد شریف جلد اول مطبوعہ دیوبند ص ۱۵۰/ترمذی شریف جلد اول مطبوعہ مبارکپور ص ۶۶/الترغیب والترھیب جلد اول مطبوعہ بیروت ص ۳۳۱)

(۲) عن ابی ما لک ن الا شعر ی قا ل قا ل رسو ل اللہ صلی اللہ تعا لیٰ علیہ وسلم الجمعۃ کفا رۃ لما بینھا وبین الجمعۃ التی تلیھا وزیادۃ ثلاثۃ ایام وذلک بان اللہ عزوجل قال من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا"

ترجمہ: حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کفارہ ہے ان گناہوں کے لئے جو اس جمعہ اور اس کے بعد والے جمعہ کے درمیان ہیں اور تین دن زیادہ اور یہ اس وجہ سے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے جو ایک نیکی کرے اسکے لئے اس کی دس مثل ہے۔

(الترغیب والترھیب جلداول مطبوعہ بیروت ص۳۳۱)

(۳) عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول خمس من عملھن فی یوم کتبہ اللہ من اھل الجنۃ من عاد مریضا وشھد جنازۃ وصام یوما، وراح الی الجمعۃ واعتق رقبۃ

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ پانچ چیزیں جو ایک دن میں کرے گا اللہ تعالیٰ اسے جنتی لکھ دے گا۔

(۱) جو مریض کو پوچھنے جائے (۲) اور جنازے میں حاضر ہو (۳) اور روزہ رکھے (۴) اور جمعہ کو جائے (۵) اور غلام کو آزاد کرے۔

(الترغیب والترھیب جلداول مطبوعہ بیروت ص۳۳۱، ابن حبان جلد۵/حدیث نمبر۲۷۸۵ بیروت ص۲۸)

(۴) عن یزیدبن ابی مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لحقنی عبایۃ بن رفاعۃ بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ و انا امشی الی الجمعۃ فقال ابشر فان خطاک ھذہ فی سبیل اللہ سمعت ابا عبس یقول قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اغبرت قد ماہ فی سبیل اللہ فھما حرام علی النار.

ترجمہ: حضرت یزید بن ابی مریم کہتے ہیں جمعہ کو جاناتھا عبایہ بن رفاعہ بن رافع ملے انھوں نے کہا تمہیں بشارت ہو کہ تمہارے یہ قدم اللہ کی راہ میں ہیں میں نے ابوعبس کو کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے قدم اللہ کی راہ میں گرد آلود ہوں وہ آگ پر حرام ہیں۔

(الترغیب والترھیب، جلداول، مطبوعہ بیروت، ص۳۳۲، بخاری شریف، جلد اول، مطبوعہ مبارکپور، ص۱۲۴، ترمذی شریف، جلداول، مطبوعہ مبارکپور، ص۱۹۶)

(۵) ان اللہ فرض علیکم الجمعۃ فی مقامی ھذا فی یومی ھذا فی شھری ھذا فی سنتی ھذہ فمن ترکھا فی حیاتی او بعد مماتی استخفافابھاوجحودا علیھا وتھاونا بحقھا ولہ امام عادل اوجائر فلا جمع اللہ شملہ ولا بارک لہ فی امرالا لاصلوٰۃ لہ الا لازکوۃ لہ الا لا حج لہ الا لا صوم لہ الا ان یتوب فمن تاب تاب اللہ علیہ

ترجمہ: کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر اسی جگہ آج ہی ماہ رواں میں موجودہ سال کے اندر جمعہ فرض فرمایا تو جو شخص میری زندگی میں یا وفات کے بعد بطور تحقیر یا انکار یا سستی سے جمعہ چھوڑے گا جب کہ اس کے لئے عادل یا ظالم امام ہے تو اللہ اس کی جماعت کو اکھٹا نہ فرمائے گا نہ اس سے کسی معاملے میں برکت دے گا۔ سنو، نہ اسکی کوئی نماز ہوگی نہ زکوۃ نہ حج نہ روزہ مگر جب توبہ کرلے تو جو توبہ کرے گا اللہ اسے قبول فرمائے گا۔

(بدائع الصنائع جلداول مطبوعہ دیوبند ص۵۷۸/ابن ماجہ شریف جلداول مطبوعہ دیوبند ص۳۴۳/عنایہ جلددوم مطبوعہ دیوبند ص۴۷)

☆☆☆☆☆

بلاعذر نماز جمعہ چھوڑنے پر وعیدیں

(۱)عن ابی ھریرۃ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما انھما سمعا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول علی اعواد منبرہ لینتھین اقوام عن ودعھم الجمعات اولیختمن اللہ علی قلوبھم ثم لیکونن من الغافلین .

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ وابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز آئیں گے یا اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر کردے گا پھر غافلوں میں سے ہو جائیں گے۔

(احمد ابن حنبل جلد اول مطبوعہ بیروت ص ۲۳۹ / نسائی شریف جلد سوم مطبوعہ بیروت ص ۸۸ / الترغیب والترھیب جلد اول مطبوعہ بیروت ص ۳۵۰ / ابن ماجہ شریف مکمل مطبوعہ دیوبند ص ۷۹۴ / مسلم شریف جلد اول مطبوعہ دیوبند ص ۸۶۵ / فتح القدیر جلد دوم مطبوعہ دیوبند ۴۸)

(۲)عن ابن الجعد الضمری رضی اللہ عنہ وکانت لہ صحبۃ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال من ترک ثلاث جمع تھاونا بھا طبع اللہ علی قلبہ .

ترجمہ: حضرت ابوجعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت حاصل ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو تین جمعہ سستی کی وجہ سے چھوڑے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کردے گا۔

(ابن ماجہ شریف جلد اول مطبوعہ دیوبند ص ۸۷، الترغیب والترھیب جلد اول مطبوعہ بیروت ص ۳۵۰ ترمذی

شریف جلد اول مطبوعہ مبارکپور ص ۶۶، ابوداؤد شریف جلد اول ص ۱۵۱ فتح القدیر جلد دوم مطبوعہ دیوبند ص ۴۸)

(۳)عن ابی قتادۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال من ترک الجمعۃ ثلث مرات من غیر ضرورۃ طبع اللہ علی قلبہ"

ترجمہ: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تین جمعہ بے ضرورت چھوڑا اللہ اس کے دل پر مہر کردے گا۔

(احمد ابن حنبل جلد ۶ مطبوعہ بیروت ص ۱۹۲ / المستدرک للحاکم جلد دوم مطبوعہ دیوبند ص ۴۸۸، الترغیب والترھیب جلد اول مطبوعہ بیروت ص ۳۵۱ / ابن ماجہ شریف جلد اول مطبوعہ دیوبند ص ۷۹ / فتح القدیر جلد دوم مطبوعہ دیوبند ص ۴۸)

(۴)عن اسامۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک ثلاث جمعات من غیر عذر کتب من المنافقین"

ترجمہ: حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بلا عذر تین جمعہ چھوڑ دے اسے منافقوں میں لکھ دیا جاتا ہے

(فتح القدیر جلد دوم مطبوعہ دیوبند ص ۴۸ / الترغیب والترھیب جلد اول مطبوعہ بیروت ص ۳۵۱ / الطبرانی فی الکبیر جلد دوم مطبوعہ بیروت ص ۱۹۳)

(۵)عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ترک الجمعۃ من غیر ضرورۃ کتب منافقا فی کتاب لا یمحیٰ ولا یبدل"

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ بلا عذر وضرورت کے چھوڑ دے وہ ایسی کتاب میں منافق لکھ دیا جاتا ہے نہ مٹنے والی ہے نہ اس میں تبدیلی ہوسکتی ہے۔

(کنز العمال جلد ۴ / مطبوعہ بیروت ص ۳۰۰)

اشاد الٰہی اور فرمان مصطفیٰ سے خوب واضح وآشکار ہو گیا کہ جمعہ فرض ہے نہایت مہتم بالشان عبادت ہے اس کا ادا کرنا عینا لازم اور بے وجہ صحیح چھوڑ نا سخت گناہ مو جب غضب خدا ورسول ہے" فا عا ذنا اللہ تعا لیٰ منہ " گاؤں دیہات میں جمعہ کی نماز فرض نہیں پڑھنا صحیح بھی نہیں کیوں کہ جمعہ کی نماز کی فرضیت اور صحت کے لئے مصر ہونا شرط ہے۔

شرطیت مصر کے دلائل

فرضیت جمعہ کے لئے مصر کے شرط ہونے پر متعدد دلیلیں ہیں۔

(۱) حدیث پاک: مولی المسلمین امیر المومنین اسد اللہ الغالب حضرت علی بن ابو طالب کرم اللہ وجہہ الکریم روایت فرماتے ہیں کہ سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "لا جمعة ولا تشر یق ولا صلوٰۃ فطر ولا اضحیٰ الا فی مصر جا مع اومد ینة عظیمة "

ترجمہ: کہ جمعہ، تکبیر تشریق، نماز عید ونماز بقرعید صرف مصر جامع یا بڑے شہر میں ہے

(مصنف ابن ابی شیبہ جلد دوم مطبوعہ بیروت ص ۱۰۱/ والمغنی لا بن قدامہ جلد دوم مطبوعہ بیروت ص ۳۳۱/ مصنف عبد الرزاق جلد سوم مطبوعہ بیروت ص ۱۶۷، البیہقی جلد سوم مطبوعہ بیروت ص ۱۷۹/ ابن حزم فی المحلی جلد پنجم مطبوعہ بیروت ص ۵۳، نصب الرایۃ لزیلعی جلد دوم مطبوعہ بیروت ص ۱۹۵/ فتح القدیر جلد دوم مطبوعہ دیو بند ص ۴۹)

(۲) عمل سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نماز جمعہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ہجرت سے قبل مکہ میں فرض ہوئی کفار کی وجہ سے آپ نے قائم نہ کی پھر اپنے اصحاب کے ساتھ مدینہ پاک کی

طرف ہجرت فرمائی اور وہاں بنی عمرو بن عوف میں چودہ دن سے کچھ زیادہ تک رہے مگر جمعہ کی نماز نہ پڑھی سرکار کا یہ عمل پاک اس پر دلیل ہے جمعہ مصر ہی میں فرض ہے ورنہ ضرور نماز جمعہ ادا فرماتے اس سے معلوم ہوا کہ وجوب جمعہ کے لئے مصر شرط ہے۔ جیسا کہ فتاویٰ رضویہ شریف میں ہے "ان الجمعة فرضت علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وھو بمکة قبل الھجرۃ کما اخرجہ الطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فلم یکن اقامتھا من اجل الکفار فلما ھاجر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ومن ھاجر معہ من اصحابہ الی المدینة لبث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی بنی عمرو بن عوف بضع اربعة عشر ایام ولم یصل الجمعة فھذ ادلیل علی عدم الجمعة فی القری والا لصلی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الجمعة فعلم ان الشرط المصر لوجوب الجمعة مشرو ع لانہ جری التوارث من لدن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الیٰ ھذا الان ملخصا"

ترجمہ: کہ جمعہ حضور علیہ السلام پر مکہ میں قبل از ہجرت فرض ہوا جیسا کہ امام طبرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نقل کیا ہے لیکن وہاں کفار کی وجہ سے آپ نے جمعہ قائم نہ فرمایا جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے مدینہ طیبہ ہجرت کی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چودہ دن سے کچھ زیادہ تک قبیلہ بنو عمرو بن عوف کے ہاں ٹھہرے رہے مگر آپ نے وہاں جمعہ قائم نہ فرمایا، یہ دلیل ہے اس بات پر کہ دیہات میں جمعہ نہیں ورنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہاں جمعہ قائم فرماتے اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ وجوب

جمعہ کے لئے شہر کا شرط ہونا مشروع ہے کیونکہ حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ظاہری حیات سے لے کر آج تک یہی متوارث ہے۔ ملخصا

(العطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ جلد سوم مطبوعہ ممبئی ص ۷۳۸)

(۳) **عمل صحابہ** ! تاریخ صحابہ شاہد عدل ہے کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ممالک اور شہر، گاؤں کو فتح کیا تو صرف شہروں میں ہی جامع مسجد تعمیر کرائی منبر بنوائے جمعہ قائم کیا، کسی گاؤں، دیہات میں جمعہ قائم ہی نہیں کیا غیر مصر جمعہ قائم کرنے پر صحابہ سے کوئی روایت منقول نہیں صحابہ کا یہ عمل اس پر دلیل ہے کہ جمعہ کی اقامت کے لئے مصر ہونا ضروری ہے جیسا کہ۔

امام الفقہاء علامہ سرخسی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں

"**ولا ن الصحابة حين فتحوا الا مصار والقرىٰ ماا شتغلوا ا بنصب المنا بر و بناء الجوا مع الا في الا مصار والمدن**" اس لئے کہ صحابہ کرام نے جب شہروں اور دیہاتوں کو فتح کیا تو صرف مصر اور شہر میں جامع مسجد اور منبر بنانے میں مشغول ہوئے۔ (المبسوط للسرخسی جلد اول مطبوعہ بیروت ص ۲۳)

فقیہ اجل علامہ حسن بن عمار بن علی علیہ الرحمہ رقمطراز ہیں !"**ولم ينقل عن الصحابة رضى الله تعالىٰ عنهم انهم حين فتحو البلاد واشتغلوا بنصب المنابر والجمع الا فى الامصار دون القرى ولو كان لنقل ولو احاد افلا بد من الاقامةبمصر.**

ترجمہ: صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے یہی منقول ہے کہ انہوں نے شہروں، آبادیوں کو فتح کیا تو صرف مصر میں جمعہ اور منبر قائم کرنے میں مصروف ہوئے دیہاتوں میں ایسا نہ کیا اگر کرتے تو ضرور منقول ہوتا اگر چہ بطور احاد لہٰذا جمعہ کے لئے مصر میں اقامت ضروری ہے۔

(بدائع الصنائع، جلد اول، مطبوعہ دیو بند ص ۵۸۴، مراقی الفلاح، مطبوعہ دیو بند، ص ۱۹۰، فتح القدیر، جلد دوم، مطبوعہ دیو بند، ص ۵۰، العطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ جلد سوم، مطبوعہ ممبئی، ص ۷۳۸)

(۴) جمعہ اسلام کا عظیم شعار ہے اس لئے ضروری ہے کہ ایسی جگہ کے ساتھ خاص کر دیا جائے جہاں اس کی شعاریت کا ظہور ہو سکے ایسی جگہ مصر ہی ہے اس لئے مصر شرط ہے۔

بدائع الصنائع میں ہے "**ولان الجمعة من اعظم الشعائر فتختص بمكان اظهار الشعائر وهو المصر**"

(بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع جلد اول مطبوعہ دیو بند ص ۵۸۴)

(۵) نماز ظہر فرض ہے اس کو چھوڑنا اسی وقت جائز جب کہ کوئی نص قطعی اس کے ترک میں وارد ہو شہر میں ظہر کے ترک اس کی جگہ جمعہ پڑھنے پر نص قطعی حدیث وارد ہے "**لاجمعة ولا تشريق ولا صلوٰة فطر ولا اضحى الا فى مصر جامع اومدينة عظيمة**" دیہات میں ترک ظہر پر کوئی نص نہیں لہٰذا اقامت جمعہ کے لئے مصر شرط ہے۔

اسی لئے جمہور فقہائے احناف اور ائمہ مذہب حنفی رحمہم اللہ تعالیٰ نے بالاتفاق جمعہ کے فرض ہونے کے لئے مصر ہونا شرط قرار دیا ہے۔

(۱) چنانچہ ملک العلماء علامہ علاء الدین ابوبکر مسعود کاسانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رقمطراز ہیں "**اما المصر الجامع فشرط وجوب الجمعة وشرط صحة ادائها عند اصحابنا**" (البدائع الصنائع، جلد اول، مطبوعہ دیو بند، ص ۵۸۳)

(۲) فقیہ اجل علامہ طاہر بن احمد بن عبد الرشید بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ کی شرطیں بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

"ومنها المصر حتى لا يجب على اهل القرى" کہ جمعہ کی شرطوں میں ایک شرط مصر ہے یہاں تک کہ گاؤں والوں پر جمعہ کی نماز واجب نہیں۔

(خلاصۃ الفتاویٰ، جلد اول، مطبوعہ ایران، ص ۲۰۷)

(۳) فقیہ دہر علامہ شیخ زین الدین رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں

"ای شرط صحتها ان تؤ دی فی مصر حتی لا تصح فی قریة ولا مفازة" جمعہ صحیح ہونے کی شرط یہ ہے کہ مصر میں ادا کی جائے یہاں تک کہ کسی گاؤں یا بیابان میں جمعہ کی نماز صحیح نہیں۔

(البحر الرائق، جلد دوم، مطبوعہ دیوبند، ص ۲۴۵)

(۴) حضرت علامہ ابراہیم حلبی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں

"اما شروط الاداء فستة ایضا الا ول المصر اوفنائه فلا تصح فی القری عند نا" کہ جمعہ کی ادائیگی کی چھ شرطیں ہیں پہلی شرط مصر یا فنائے مصر ہونا ہے لہٰذا ہمارے نزدیک گاؤں میں جمعہ صحیح نہیں ہوگا۔

(صغیری شرح منیہ مطبوعہ بیروت ص ۲۱۲)

(۵) فقیہ وحید شیخ عبدالرحمٰن بن شیخ محمد بن سلیمان شیخ زادہ رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں

"لان الوجوب عند وجود الاسباب المصر اوفنائه" اس لئے کہ جمعہ اس وقت واجب ہوگا جب اس کے اسباب پالیے جائیں یعنی مصر یا فنائے مصر۔ (مجمع الانہر شرح ملتقی الابہر، جلد اول، ص ۲۴۵ ر مطبوعہ دیوبند)

(۶) افقہ الفقہاء علامہ علاء الدین حصکفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

ویشتر ط لصحتها المصر . صحت جمعہ کے لئے مصر شرط ہے

(درمختار شرح تنویر الابصار، جلد سوم، مطبوعہ دیوبند، ص ۵)

(۷) فقیہ اجل علامہ برہان الدین مرغینانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رقمطراز ہیں

"لا تصح الجمعة الا فی مصر جامع او فی مصلی المصر" کہ جمعہ صرف مصر جامع یا مصر کی عیدگاہ میں صحیح ہے (ہدایہ، جلد اول، مطبوعہ مبارکپور، ص ۱۴۸)

(۸) اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد اعظم امام احمد رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں "مذہب حنفی میں فرضیت جمعہ وصحت جمعہ وجواز جمعہ سب کے لئے مصر شرط ہے" (فتاویٰ رضویہ شریف، جلد سوم، مطبوعہ ممبئی، ص ۷۱۰)

(۹) خلیفہ اعلیٰ حضرت فقیہ اعظم مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں جمعہ کی صحت کے لئے مصر یا فنائے مصر شرط ہے۔

(فتاویٰ امجدیہ، جلد اول، مطبوعہ گھوسی، ص ۲۹۱)

آقائے دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے عمل، اسلاف عظام وفقہائے ذوی الاحترام کے اقوال سے روشن کہ جمعہ کی فرضیت، صحت، جواز ہر ایک کے لئے حتماً، یقیناً مصر شرط ہے۔ لہٰذا یہ ثابت ہوا کہ جو آبادی مصر ہے وہیں جمعہ فرض وہیں جمعہ صحیح اور جائز اور اس کے علاوہ کہیں جمعہ پڑھنا نہ فرض نہ جائز نہ صحیح بلکہ پڑھنا گناہ۔

مصر کی تحقیق

مصر کسے کہتے ہیں، اس کی تعریف لغوی واصطلاحی کیا ہے؟

مصر کی لغوی تعریف :۔ مصر کا معنی ہے، حد بندی مراد وہ شہر جس کی چہار دیواری کر دی گئی ہو حد بندی کر دی گئی ہو

فقیہ اجل حضرت علامہ طحطاوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں

قوله المصر ای البلد المسور المحدود فان المصر الحد کما فی المفردات " (حاشیہ طحطاوی علی الدر المختار جلد اول مطبوعہ لاہور باب الجمعہ ر

قہستانی، جلد اول، مطبوعہ دہلی، ص ۱۶۱)

مصر کی اصطلاحی تعریف

مصر کی کوئی تعریف نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے تو منقول نہیں البتہ ائمہ کرام فقہائے عظام، علمائے اسلام سے تعریف مصر میں کثیر اقوال آئے ہیں۔

(۱) سید التابعین امام الائمہ کاشف الغمہ امام اعظم نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (مصر کی تعریف یہ فرمائی ہے) ''انہ بلدة کبیر ة فیھا سکک واسواق ولھا رساتیق وفیھا وال یقدر علی انصاف المظلوم من الظالم بحشمته او علمه او علم غیره''

ترجمہ: یعنی شہر وہ آبادی ہے جس میں متعدد کوچے ہوں اور متعدد بازار ہوں اس کے متعلق دیہات گنے جاتے ہوں وہاں کوئی حاکم ہو کہ اپنے دبدبہ وسطوت اور اپنے علم یا غیر کے علم سے مظلوم کا انصاف ظالم سے لے سکے۔ یہ تعریف ہمارے ائمہ ثلثہ کی ظاہر روایہ ہے۔ (بدائع الصنائع جلد اول مطبوعہ دیوبند ص ۵۸۵/ردالمحتار جلد سوم مطبوعہ دیوبند ص ۵، غنیہ مطبوعہ دیوبند ص ۴۷۴)

(۲) تلمیذ امام اعظم حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے مصر کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے نادر الروایہ میں امام ابو یوسف سے یہ روایت ہے۔

(وعنه) ای عن ابی یو سف (انھم اذا اجتمعو ا) ای اجتمع من تجب علیھم الجمعة لا کل من یسکن فی ذلک المو ضع من الصبیا ن والنسا ء والعبید قا ل ابن شجا ع : احسن ما قیل فیه اذا کا ن اھلھا بحیث لو اجتمعو افی اکبر مسا جد ھم لم یسعھم

ذالک حتی احتا جو االیٰ بناء مسجد آخر للجمعة (اور ان سے یعنی امام ابو یوسف سے ہے (جب وہ جمع ہوں) یعنی وہ لوگ جن پر جمعہ لازم ہے نہ کہ تمام وہ لوگ جو وہاں سکونت پذیر ہیں مثلاً بچے خواتین اور غلام۔ ابن شجاع نے کہا کہ اس بارے میں سب سے بہتر قول یہ ہے کہ جب جمعہ کے اہل وہاں جمع ہوں (سب سے بڑی مسجد میں، اور اس میں ان کی گنجائش نہ ہو) حتی کہ وہ جمعہ کے لئے ایک اور مسجد بنانے پر مجبور ہوں الخ۔

(عنایہ شرح ہدایہ علی ہامش فتح القدیر جلد دوم، مطبوعہ دیوبند ص ۵۱،)

نیز مجدد اعظم رقمطراز ھیں

ہاں ایک روایت نادرہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے یہ آئی ہے کہ جس آبادی میں اتنے مسلمان مرد عاقل بالغ ایسے تندرست جن پر جمعہ فرض ہو سکے آباد ہوں کہ اگر وہ وہاں کی بڑی سے بڑی مسجد میں جمع ہوں تو نہ سما سکیں یہاں تک کہ انھیں جمعہ کے لئے مسجد جامع بنانی پڑے وہ صحت جمعہ کے لئے شہر سمجھی جائے گی۔ (فتاویٰ رضویہ شریف جلد سوم مطبوعہ ممبی ص ۷۰۲)

(۳) حضرت امام کرخی رحمۃ اللہ علیہ نے درج ذیل الفاظ میں تعریف کی ہے ''المصر الجا مع ما اقیمت فیه الحد ود نفذ ت فیه الا حکا م''

مصر جامع وہ جگہ ہے جہاں حدیں قائم کی جائیں اور احکام نافذ کیے جائیں۔

(البدائع الصنائع، جلد اول، مطبوعہ دیوبند، ص ۵۸۴)

(۴) امام ابوالقاسم الصفار نے ان الفاظ میں تعریف کی ہے ''ان تکو ن لھم منعة لو جا ء ھم عد و قد رو اعلی دفعه فحینئذ جا ز ان یمصر'' مصر وہ آبادی ہے جس کے باشندگان میں اتنی قوت ہو کہ اگر دشمن حملہ آور ہوں تو دفاع کر سکیں۔ (بدائع الصنائع جلد اول مطبوعہ دیوبند ص ۵۸۵)

(۵)امام سفیان ثوری علیہ الرحمہ کا قول ہے

"المصر الجامع ما یعدہ الناس مصر اعند ذکر الا مصار المطلقۃ." مصر جامع وہ جگہ ہے کہ جب مطلق شہر کا ذکر آئے تو لوگ اسے مصر سمجھیں۔ (بدائع الصنائع،جلد اول،مطبوعہ دیوبند،ص ۵۸۴)

(۶)امام ابوعبداللہ بلخی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے

"ان کل موضع مقر قمصرہ الا مام فھو مصر حتی انہ لو بعث الی قریۃ نائبا لا قامۃ الحدود والقصاص یصیر مصر افا ذا عزلۃ تلحق با لقری" کہ ہر وہ جگہ مصر ہے جو امام کے ٹھہرنے کی جگہ ہو یہاں تک کہ اگر حد یا قصاص قائم کرنے کے لئے امام نے کسی گاوں میں اپنا نائب بھیجا تو وہ گاؤں شہر ہو جائے گا اور معزولی کے بعد پھر گاؤں ہو جائے گا۔

(غنیہ شرح منیہ مطبوعہ دیوبند ص ۴۷۴)

(۷)بعض اصحاب حنفیہ کا قول ہے

"المصر الجامع ما یتعیش فیہ کل محترف بحرفتہ من سنۃ الیٰ سنۃ من غیر ان یحتاج الی الانتقال الیٰ حرفۃ اخریٰ" یعنی مصر جامع وہ آبادی ہے جس میں ہر پیشہ ور اپنے پیشہ سے ایک سال سے دوسرے سال تک جڑا رہے دوسرا پیشہ اختیار کرنے کی حاجت نہ پڑے۔

(بدائع الصنائع،جلد اول،مطبوعہ دیوبند،ص ۵۸۴)

(۸)شمس الائمہ سرخسی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے

"ان المصر الجامع ما فیہ جماعات الناس واسواق التجارات وسلطان اوقاض یقیم الحدود ینفذ الاحکام ای یقدر علی ذلک" کہ مصر جامع وہ آبادی ہے جس میں لوگوں کی متعدد جماعتیں ہوں

تجارت کے بازار ہوں،سلطان ہو یا قاضی ہو جو حدیں قائم کرے اور احکام نافذ کرے یعنی احکام نافذ کرنے پر قادر ہو۔ (فتاویٰ غیاثیہ باب الجمعہ ص ۳۸)

یہ تعریف بعینہٖ قول اول ہے جو ہمارے ائمہ سے ظاہر الروایہ ہے

(۹)امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا ایک قول یہ بھی ہے

"لو کان فی القریۃ عشرۃ الاف او اکثر امرتھم با قامۃ الجمعۃ فیھا" کہ اگر قریہ (گاؤں) میں دس ہزار یا اس سے زائد لوگ ہوں تو میں انہیں اس قریہ میں جمعہ قائم کرنے کا حکم دوں گا۔

(بدائع الصنائع جلد اول،مطبوعہ دیوبند ص ۵۸۴)

(۱۰)انہیں سے یہ تعریف بھی منقول ہے

"اذا اجتمع فی قریۃ من لا یسعھم مسجد واحد بنی لھم الامام جامعا ونصب لھم من یصلی بھم الجمعۃ" کسی گاؤں میں اتنے لوگ اکٹھا ہو جائیں جنہیں ایک مسجد ناکافی ہو امام ان کے لئے مسجد جامع بنائے اور ایک شخص کو مقرر کرے جو انہیں جمعہ پڑھائے۔

(بدائع الصنائع جلد اول مطبوعہ دیوبند ص ۵۸۴)

(۱۱)بعض فقہا کا قول ہے

"ان یولد فیہ کل یوم ولد ویموت فیہ انسان" کہ مصر وہ جگہ ہے جس میں ہر روز ایک بچہ پیدا ہوتا ہو اور ایک انسان مرتا ہو۔

(خلاصۃ الفتاویٰ،جلد اول،مطبوعہ لاہور،ص ۱۳۲)

صحیح ترین و مفتی بہ تعریف

سب سے زیادہ صحیح،معتمد،مختار،مفتی بہ،اول الذکر پہلی تعریف ہے جو

امام اعظم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے جس کو امام ابن ہمام نے (فتح القدیر میں) خاتم المحققین علامہ شامی نے (ردالمختار میں) فقیہ دہر علامہ حلبی نے (غنیہ میں) فقیہ اجل علامہ کاسانی نے (بدائع میں) مجدد اعظم امام احمد رضا نے (فتاوی رضویہ میں) ذکر کیا ہے "یعنی انه بلدة كبيرة فيها سكك واسواق ولها رساتيق وفيها وال يقدر على انصاف المظلوم من الظالم بحشمته وعلمه اوعلم غيره يرجع الناس اليه فيما يقع من الحوادث" وہ آبادی جس میں متعدد کوچے، متعدد بازار ہوں اس کے متعلق گاؤں گنے جاتے ہیں اس میں کوئی حاکم ہو جو اپنی شوکت وحشمت اور اپنے یا غیر کے علم کے ذریعہ ظالم سے مظلوم کو انصاف دلا سکے حوادثات میں لوگ اس کی طرف رجوع کریں۔

(فتاوٰی رضویہ جلد سوم ص ۶۷۲ / غنیہ شرح منیہ ص ۵۴۷ مطبوعہ دیوبند)

فقہائے کرام نے اس تعریف کو صحیح تر قرار دیا چنانچہ علامہ ابراہیم حلبی اور صاحب تحفہ نے اس تعریف کو نقل کرنے کے بعد کہا هذا هوالاصح فقہائے احناف نے اس تعریف کی زبردست تائید کی ہے اور انہوں نے اپنی کتابوں میں یہی تعریف مختلف الفاظ میں کی ہے چنانچہ فقیہ النفس علامہ قاضی خان رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ان لفظوں میں فرمائی ہے "لا يكون الموضع مصرافی ظاهر الرواية الا ان يكون فيه مفت وقاض يقيم الحدود وينفذالاحكام وبلغت ابنيته ابنية منى" کہ مصر وہ آبادی ہے جس میں کوئی مفتی اور قاضی ہو جو احکام نافذ کرے حدود قائم کرے اور اس کی عمارتیں منی کی عمارتوں کی تعداد میں ہوں۔

(فتاوی قاضی خان جلد اول، مطبوعہ دیوبند ص ۱۷۴ فتاوی ہندیہ جلد اول مطبوعہ

ص ۱۴۵، نورالایضاح، مطبوعہ دیوبند، ص ۱۱۸)

(۲) فقیہ دہر علامہ قہستانی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں

"ظاهر المذهب ان ما فيه جماعات الناس وجامع واسواق ومفت وسلطان اوقاض يقيم الحدود وينفذ الاحكام وقريب منه مافی المضمرات وفيه انه الاصح" اور ظاہر مذہب یہ کہ مصر وہ آبادی ہے جس میں لوگوں کی متعدد جماعتیں ہوں ایک جامع مسجد ہو بازار ہوں مفتی اور سلطان یا قاضی ہو جو حدیں قائم کرے، احکام نافذ کرے۔

(قہستانی جلد اول مطبوعہ ایران ص ۱۶۱)

(۳) فقیہ دہر علامہ علاء الدین حصکفی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں۔

"وظاهر المذهب انه كل موضع له امير وقاض يقدر على اقامة الحدود" اور ظاہر مذہب یہ کہ مصر ہر وہ جگہ ہے جہاں کوئی امیر اور قاضی ہو حدیں قائم کر سکے۔ (درمختار شرح تنویر الابصار جلد سوم، مطبوعہ دیوبند ص ۶)

(۴) برہان الملۃ والدین برہان الدین مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ

تعریف اول کی یوں ترجمانی کرتے ہیں" المصر الجامع كل موضع له امير وقاض ينفذ الاحكام ويقيم الحدود" مصر جامع وہ جگہ ہے جہاں کوئی امیر اور قاضی ہو جو احکام نافذ کرے اور حدیں قائم کریں۔

(ہدایہ شریف جلد اول مطبوعہ مبارکپور ص ۱۴۸)

(۵) مجدد اعظم کنز الکرامت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا رضی اللہ تعالٰی عنہ ظاہر الروایہ کی ترجمانی کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"اختلف الروايات فی مذهبنا ففی ظاهر الروايات بلدة لها امام اوقاض يصلح لاقامة الحدود" کہ ہمارے مذہب میں روایتیں مختلف

ہیں تو ظاہر روایت میں مصروہ آبادی ہے جس کا کوئی امام یا قاضی ہو جو حدیں قائم کر سکے۔ (فتاوی رضویہ شریف، جلد سوم، مطبوعہ ممبئی، ص ۷۳۹)

واضح رہے کہ واجب القبول اور لازم العمل یہی پہلی تعریف ہے یہ تعریف جس آبادی پر صادق آئے وہیں جمعہ وعیدین کی فرضیت وصحت کا فتوی دیا جائے گا۔

وجوہ ترجیح

اول: اس لئے کہ یہ تعریف امام مذہب یعنی امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے اور امام اعظم کا یہی قول ہے اور امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقلدین پر یہی واجب ولازم کہ حتی الوسع اپنے ہی امام کے قول وارشاد پر عمل کریں اور فتوی دیں۔

(۱) فقیہ اجل علامہ ابن نجیم مصری حنفی علیہ الرحمہ رقمطراز ہیں

یجب علینا الا فتاء بقول الا مام کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ ہی کے قول پر فتاوی دینا ہم پر واجب ولازم ہے۔ (بحر الرائق، جلد دوم، مطبوعہ کراچی، ص ۲۷۰)

(۲) فقیہ بے بدل علامہ خیر الدین رملی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں

"المقرر عندنا انہ لا یفتی ولا یعمل الا بقول الا مام الاعظم" کہ ہمارے یہاں مقرر وثابت ہے کہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کے قول پر فتاویٰ دیا جائے گا اور عمل کیا جائے۔

(فتاویٰ خیریہ جلد اول مطبوعہ بیروت ص ۳۳)

(۳) مجدد اعظم امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ رقمطراز ہیں

اقول محققین تصریح فرماتے ہیں کہ قول امام پر فتویٰ واجب ہے اس سے عدول نہ کیا جائے اگر چہ صاحبین خلاف پر ہوں اگر چہ مشائخ مذہب قول صاحبین پر

افتاء کریں۔ "اللھم الا لضعف دلیل اوتعا مل بخلافہ"

(فتاویٰ رضویہ، جلد سوم، ص ۶۷۱)

دوم: اس لئے کہ یہ تعریف ظاہر الروایہ وظاہر مذہب کے عین مطابق ہے باقی تعریفات ظاہر الروایہ کے خلاف ہیں اور یہ مسلم عندالاحناف ہے کہ جو بات ظاہر الروایہ کے خلاف ہو وہ اپنے ائمہ کا مذہب نہیں وہ مرجوع عنہ ومرجوح ہے۔ اور خلاف ظاہر الروایہ پر فتوی دینا اجماع کی مخالفت ہے۔

(۱) خاتم المحققین علامہ محمد امین ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں

"ما خالف ظاھر الروایۃ لیس مذھبا لا صحابنا" جو ظاہر الروایہ کے خلاف ہو وہ ہمارے اصحاب (احناف) کا مذہب نہیں ہوتا۔

(رد المحتار جلد پنجم مطبوعہ بیروت ص ۲۷۸/فتاوی رضویہ جلد ۷ مطبوعہ ممبئی ص ۴۰۱)

(۲) فقیہ اجل علامہ ابن نجیم حنفی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں

"ماخرج عن ظاھر الروایۃ فھو مرجوع عنہ والمرجوع عنہ لم یبق قولا لہ" کہ جو ظاہر الروایہ سے خارج ہو وہ مرجوع عنہ ہے اور مرجوع عنہ سرے سے قول نہیں رہتا۔

(بحر الرائق جلد ۶ مطبوعہ دیوبند ص ۲۷۰، فتاویٰ رضویہ، جلد ۷، مطبوعہ ممبئی، ص ۴۰۲)

(۳) خاتم الفقہا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں

ائمہ وعلما کی روشن تصریحات ہیں کہ جو کچھ ظاہر الروایہ سے خارج ہے ہمارے ائمہ کا مذہب نہیں وہ مرجوع عنہ ہے قول مرجوع پر افتاء (فتوی دینا) اور قضا (فیصلہ دینا) جہل وخرق اجماع ہے نہ کہ مرجوع عنہ کہ سرے سے قول ہی نہ رہا لاجرم ایسے فیصلے کو منسوخ کردینے کا حکم فرمایا ردالمحتار میں ہے قد صرحوا بان العمل بما علیہ الاکثر (فتاویٰ رضویہ شریف، جلد ۷، مطبوعہ ممبئی، ص ۴۰۱)

نیز نائب امام اعظم رقمطراز ہیں

اور جو کچھ ظاہر الروایہ کے خلاف ہے مرجوع عنہ اور متروک ہے ”کما فی البحر الرائق والخیر یة وردالمحتا ر وغیر ھا“

(فتاویٰ رضویہ شریف، جلد سوم، مطبوعہ ممبئی، ص ۶۷۱)

(۴) تصحیح القدوری و درمختار میں ہے

”الحکم والفتیا با لقو ل المر جوح جھل وخر ق للا جما ع“ کہ قول مرجوع پر فیصلہ اور فتوی دینا جہالت و نادانی اور اجماع کی مخالفت ہے۔

(درمختار جلد اول مطبوعہ دہلی ص ۵۱، فتاویٰ رضویہ، جلد ۷ ص ۲۰۲)

سوم:۔ اس لیے کہ احناف کے یہاں یہ بھی مسلم ہے کہ فتوی جب مختلف ہو تو ظاہر الروایہ پر عمل واجب ہے۔

مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رضی اللہ عنہ رقمطراز ہیں

اور فتوی جب مختلف ہو تو ظاہر الروایہ پر عمل واجب ہے۔”کما فی البحر والدر وغیر ھما“ (فتاویٰ رضویہ جلد سوم ص ۶۷۱)

لہٰذا مسئلہ دائرہ میں امام مذہب کے قول پر عمل واجب۔

چہارم:۔ اس لئے کہ جمہور فقہائے احناف وعلمائے اسلام نے اسی تعریف کو اصح، مختار، معتمد، مفتی بہ، راجح، ظاہر مذہب، ظاہر الروایہ قرار دیا اور اسی کی تائید وتوثیق کی۔

خوب روشن ہو گیا کہ مصر کی مذکورہ تعریفوں میں تعریف اول ہی پر عمل واجب اور اسی کی مصداق آبادیوں میں جمعہ کی فرضیت وصحت کا فتویٰ ہے البتہ بعض متاخرین فقہائے احناف تعریف دوم جو روایت نادرہ ہے اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے (یعنی وہ آبادی کہ جس میں اتنے مسلمان مرد

عاقل بالغ ایسے تندرست جن پر جمعہ فرض ہو سکے آباد ہوں کہ اگر وہ وہاں کی بڑی سے بڑی مسجد میں جمع ہوں تو سما نہ سکیں یہاں تک کہ انہیں جمعہ کے لئے مسجد جامع بنانی پڑے وہ صحت جمعہ کے لئے شہر سمجھی جائے گی)

(فتاویٰ رضویہ جلد سوم ص ۷۰۲)

کو اختیار فرمایا ہے اور اسکی تصحیح وتحسین کی ہے۔ چنانچہ ابن شجاع نے اسکو احسن کہا صاحب ولوالجیہ نے صحیح قرار دیا صاحب تنویر الابصار وصاحب درمختار نے یہ قول مقدم رکھا، ابوعبداللہ بلخی نے قول مختار قرار دیا صاحب وقایہ وشرح وقایہ نے اسی کے ذکر پر اکتفا کیا علامہ غزی تمرتاشی نے بھی اسی کو مرکز توجہ رکھا۔

نائب امام اعظم فقیہ النفس اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ نے اس کے مصحح ومختار ائمہ ہونا تحریر فرمایا، چنانچہ لکھتے ہیں۔

تعریف مصر میں ہمارے علماء سے اقوال کثیرہ آئے ہیں جن میں مصحح ومختار ومعتمد ائمہ کبار دو ہیں ایک تو ظاہر الروایہ والی تعریف ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد سوم ص ۷۰۳)

فتاویٰ رضویہ شریف میں یہ فتوی پورا شائع نہیں ہوا مگر فتاوی رضویہ جلد سوم باب الجمعہ کے مطالعہ سے واضح واجاگر یہ ہوتا ہے کہ دوسری تعریف روایت نادر والی تعریف ہے لیکن بایں ہمہ تصحیحات وترجیحات کے واضح رہے کہ تعریف اصل مذہب وارشاد امام مذہب کے خلاف ہے اور ظاہر الروایہ کے ہوتے ہوئے مرجوع ومدفوع ہے۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان رقمطراز ہیں

”ضعیف روایت نادرہ مرجوحہ مہجورہ ما لا یسع اکبر مسا جد ہ اھلہ کہ محققین کے نزدیک اصلا وجہ صحت نہیں رکھتی اور بعذر توانی فی الحدود اس کے

اختیار کی راہ اسی ارادہ قدرت سے مسدود اور ظاہر الروایہ ونص صریح امام اعظم مصحح ومرجح کے ہوتے ہوئے روایت نوادرہ کی طرف رجوع بوجوہ ممنوع ومدفوع الخ (فتاویٰ رضویہ شریف جلد سوم ص ۱۴۰)

فقیہ دہر علامہ ابراہیم حلبی علیہ الرحمۃ والرضوان نے اس روایت نادرہ والی تعریف کومنقوض قرار دیا ہے

چنانچہ رقمطراز ہیں

"ثم اختلفوا فی تفسیر المصر اختلافا کثیرا والفصل فی ذلک ان مکۃ والمدینۃ مصر ان تقام بھما الجمعۃ من زمنہ علیہ الصلوٰۃ والسلام الی الیوم لکل موضع کان مثل احدھما فھو مصر فکل تفسیر لایصدق علی احدھما فھو غیر معتبر حتی التعریف الذی اختارہ جماعۃ من المتاخرین کصاحب المختار والوقایۃ وغیرھما وھو مالواجتمع اھلہ فی اکبر مساجدہ لایسعھم فانہ منقوض بھما اذمسجد کل منھما یسع اھلہ وزیادۃ" پھر مصر کی تعریف وتفسیر میں فقہا کے درمیان کثیر اختلاف ہے تفصیل یہ ہے کہ مکہ معظّمہ ومدینہ منورہ مصر ہیں وہاں سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے سے آج تک جمعہ کی نماز ہوتی آئی ہے لہذا جوجگہ بھی آبادی میں سے کسی ایک کے مثل ہو وہ مصر ہے تو جوتعریف بھی ان میں سے کسی ایک پر صادق نہ آئے وہ معتبر نہیں یہاں تک کہ وہ تعریف جسے متاخرین کی ایک جماعت نے اختیار فرمایا جیسے صاحب درمختار وصاحب وقایہ وغیرھما یعنی جس کی اکبر مساجد میں وہاں کے رہنے والے جن پر جمعہ فرض ہے اکٹھے ہوجائیں تو سمانہ سکیں، یہ تعریف مکہ ومدینہ سے منقوض

ہے کیونکہ ان دونوں جگہوں کی مسجد وہاں کے رہنے والوں کی وسعت رکھتی ہے بلکہ اور زیادہ لوگوں کی ۔(غنیہ، مطبوعہ دیوبند، ص ۴۷۳)

اور سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان نے ایک جگہ اس تعریف کو باطل ٹھہرایا اور متعدد وجوہ سے غیر لائق عمل قرار دیتے ہوئے اس پر قاہر ایرادات وارد فرمائے۔

چنانچہ رقمطراز ہیں

یہ تعریف کہ جس کی سب سے بڑی مسجد میں اس کے سکان اہل جمعہ نہ سمائیں اگر بطور تعریف مانی جائے تو صریح باطل ہے جس پر وہ اعتراضات قاہرہ وارد ہیں جن کا جواب اصلا ممکن نہیں اور اگر کچھ اور نہ ہو تو یہی کیا کم ہے کہ

(۱) اس تعریف پر خود مکہ معظّمہ ومدینہ طیبہ گاؤں ٹھہرے جاتے ہیں اور ان میں جمعہ معاذ اللہ حرام وباطل قرار پاتا ہے۔

(۲) اکبر مساجد کو اگر اپنے ظاہر پر رکھیں اور ان میں متعدد مساجد صغیر وکبیر اور ان سب میں اکبر ہونا شرط کریں جب تو مکہ معظّمہ کا شہر نہ ہونا صراحۃ واضح کہ مکہ معظّمہ میں سوا مسجد الحرام کے کوئی مسجد صدہا سال تک نہ تھی اور عجب نہیں کہ اب بھی نہ ہو۔

(۳) اگر ایک ہی مسجد پر قناعت کریں اور مجاز اٹھہرا لیں کہ جب یہی ایک مسجد ہے تو یہی اکبر مساجد ہے تو اول تو یہ کس قدر مقاصد شرع مطہر سے دور ومہجور ہے ایک عظیم اسلامی شہر جس میں لاکھ مسلمان مرد مقاتل رہتے ہیں ان میں ایک مسجد فرض کیجئے جس میں لاکھ سے زائد یا صرف لاکھ آدمی آسکیں اور ایک گمنام پہاڑ کی تلی میں بن کے کنارے دو جھو پڑیاں وحشی جنگلیوں کی ہوں جن میں آٹھ دس

مرد رہتے ہیں اورانہوں نے ایک چبوترہ چند گز کا بنالیا ہے جس میں سات آدمیوں کی گنجائش ہے آگے امام پیچھے تین تین آدمیوں کی دو صفیں تو لازم ہے کہ وہ شہر عظیم الشان گاؤں ہواوراس میں جمعہ حرام اور یہ کوردہ مصر جامع و مدینہ عظیمہ ہواوراس میں جمعہ فرض کیا معہذا ایسا ہوتو دن میں چھ چھ بار مصریت وقرویت پلٹا کھائے۔

ایک بستی میں سو اہل جمعہ رہتے ہیں اوراس کی اکبر مساجد میں اتنے آدمیوں کی وسعت ہے تو وہ گاؤں ہے پھر دن چڑھے ان میں ایک لڑکا بالغ ہوا تو وہ شہر ہوگیا کہ اب اس مسجد میں وہاں کے اہل جمعہ کی وسعت نہ رہی دو پہر کو ایک شخص وہاں سے سکونت چھوڑ کر چلا گیا تو پھر گاؤں ہو گیا کہ اب پھر وسعت ہوگئی پھر دن رہے ایک غلام آزاد ہوا تو پھر شہر ہوگیا کہ وسعت نہ رہی شام کو ایک شخص مرگیا تو پھر گاؤں ہوگیا عشاء کو ایک مجنون ہوش میں آگیا تو پھر شہر ہوگیا آدھی رات ایک شخص کی آنکھیں جاتی رہیں تو پھر گاؤں کا گاؤں رہا وعلی ھذا القیاس بلکہ فرض کیجئے کہ ابھی وہ شہر تھا اور جمعہ فرض تھا مسلمان جمعہ کے لئے جمع ہوئے امام خطبہ پڑھ رہا ہے کہ خبر آئی فلاں مرگیا اب جمعہ حرام ہو گیا خطبہ بے کار گیا۔ کہ شہر گاؤں ہوگیا امام نے خطبہ چھوڑا اوراعلان ہوا کہ بھائیو ظہر کی نیت باندھو تکبیر ہوتی ہی تھی کہ ایک لڑکے نے کہا میری آنکھ لگ گئی تھی احتلام ہوگیا وہ نہانے کو گیا یہاں امام پھر خطبہ کو جائے کہ اب یہ پھر شہر ہے اور پہلا خطبہ کو بوجہ زوال محلیت بیکار ہوگیا تھا پھر اعادہ کرے ابھی امام دوسرے خطبہ تک نہ پہنچا تھا کہ خبر آئی فلاں کی آنکھیں جاتی رہیں اب امام پھر اترے اور ظہر کا اعلان دے تکبیر ہو رہی ہے کہ صف میں سے ایک مسافر نے اٹھ کر کہا صاحبو، کیوں جمعہ کھوتے ہو میں یہاں چند دن کے لئے آیا تھا مگر اب یہیں کا ساکن ہوگیا امام سے کیسے پھر سہ بارہ خطبے کو جائے اس الٹ پھیر میں معلوم نہیں کہ عصر کا وقت آنے تک جماعت کو جمعہ

نصیب ہو یا ظہر یہ سب خوبیاں اس تعریف کی ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ شریف جلد سوم ص۷۱۲۔۷۱۳)

نیز مجدد اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

لاجرم علما نے تصریح فرمائی کہ یہ تعریف محققین کے نزدیک صحیح نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد سوم، ص۷۱۳)

الحمد اللہ : اب چمکتے آفتاب، دمکتے چاند کی طرح روشن ہوگیا کہ روایت نادرہ والی تعریف کو اگرچہ متاخرین نے اختیار کیا ہے مگر وہ متعدد وجہوں سے محققین کے نزدیک باطل ہے لہذا اس پر فتویٰ ہرگز نہیں دیا جاسکتا ہاں صحیح، معتمد، مفتی بہ تعریف تعریف اول ہے اسی کی مصداق آبادیوں میں جمعہ فرض اور صحیح و جائز ہے

مصادیق مصر

اب یہ جاننا ضروری ہے کہ تعریف ظاہر الروایہ کے مطابق مصر کی مصداق کون سی آبادیاں ہیں تاکہ بآسانی یہ فیصلہ کیا جاسکے کہ کہاں جمعہ فرض ہے کہاں نہیں مگر اس کے لئے آبادیوں کی تفصیل کا علم ضروری ہے تو آبادیاں تین طرح سے تقسیم کی جاسکتی ہے۔

(۱) اصطلاح عجم کے اعتبار سے (۲) اصطلاح عرب (۳) حکومتی سطح پر

اصطلاح عجم کے اعتبار سے آبادی پانچ طرح کی ہوتی ہے۔

(۱) شہر (۲) فنائے شہر (۳) قصبہ (۴) گاؤں (۵) خانہ بدوشوں کے ڈیرے

(۱) شہر اسکی پوری تعریف وتوضیح وتفسیر سابقہ سطور میں ہوچکی

(۲) فنائے مصر، حوالی شہر کے ان مقامات کو کہتے ہیں جو مصالح شہر کے لئے رکھے گئے ہوں مثلاً وہاں شہر کی عیدگاہ یا شہر کے مقابر ہوں یا حفاظت شہر کے لئے جو فوج

رکھی جاتی ہے اسکی چھاؤنی یا شہر کے گھوڑ دوڑ یا چاند ماری کا میدان یا کچہریاں اگر چہ یہ مواضع شہر سے کتنے ہی میل ہوں۔ (فتاویٰ رضویہ شریف، جلد سوم، ص ۷۰۹)

قد نص الا ئمة علی ان الفناء ما اعد لد فن المو تی و حوائج المصر کر کض الخیل والد واب و جمع العسا کر والخروج للر می و غیر ذلک"

(فتاوی شامی، جلد سوم، مطبوعہ دیوبند، ص ۸، فتاوی رضویہ، جلد سوم، مطبوعہ ممبئی، ص ۷۰۹)

(۳) قصبہ عرفا (مصر و دہ میں متوسط ہے) چھوٹے شہر کو کہتے ہیں جس میں آبادی کم مرافق قلیل ہوں بازار و پختہ عمارات ہوں نہ مثل امصار وہ پرگنہ ہوتا ہے ضلع نہیں اس میں چھوٹے چھوٹے حکام ہوتے ہیں جن کی سماعت ایک حد تک محدود بڑے حکام کہ ہر گونہ مقدمات دیوانی و مال و جرائم فیصل کر سکیں نہیں ہوتے۔

(فتاویٰ رضویہ شریف، جلد سوم، ص ۷۰۳)

(۴) گاؤں (دیہات) شہر، فنائے شہر، اور قصبہ سے چھوٹی آبادی کو کہتے ہیں

(۵) خانہ بدوشوں کے ڈیرے، دیہات سے بھی کم درجہ کی بستی جن میں کچے پکے مکانات بالکل نہیں ہوتے۔

فقیہ النفس نائب امام اعظم امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان رقمطراز ہیں۔

دیہات سے بھی کم درجہ بستی جنگلوں، میدانوں، پہاڑوں میں اہل خیمہ کے مقام ہیں جن میں مکانات کچے پکے اصلا نہیں ہوتے انہوں نے جہاں آب و مرغزار دیکھے ڈیرے ڈال دئے۔ (فتاوی رضویہ شریف جلد سوم ص ۷۰۳)

☆☆☆☆☆

اصطلاحات عرب میں آبادی کی صرف دو قسمیں ہیں

(۱) مصر (۲) قریہ

مجدد اعظم اعلیٰ حضرت کنز الکرامت امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں

"مگر زبان عرب میں وہ دو ہی چیزیں ہیں مصر یا قریہ قصبہ ان سے باہر کوئی شئی ثالث نہیں قاموس و مصباح المنیر وغیرہما میں **قصبة البلاد مد ینتها و قصبة القرية و سطها**" یوہیں شرع مطہر نے قصبات کو کسی حکم خاص سے مخصوص نہ فرمایا مصر و قریہ کی تقسیم حاصر ہے آبادی پر حد مصر صادق ہو تو مصر ہے ورنہ قریہ **لا ثا لث لهما**." (فتاویٰ رضویہ شریف، جلد سوم، ص ۷۰۳)

موجودہ عہد میں حکومتی سطح پر انتظامی لحاظ سے آبادی کی درج ذیل قسمیں ہیں۔

(۱) ضلع (۲) کارپوریشن (۳) سٹی (۴) میونسپلٹی (۵) ٹاؤن ایریا

(۶) پرگنہ (۷) نوٹیفائڈ ایریا (۸) گرام پنچایت۔

فیصلہ۔ یہ آبادیوں کی تفصیل تھی اب یہ فیصلہ ضروری ہے کہ کون کون سی آبادی مصر ہے۔ تو فقہائے کرام کی تصریح و تنقیص کے مطابق پہلی عجمی تقسیم کی پانچ قسم کی آبادیوں میں ہے

(۱) شہر (۲) فنائے شہر (۳) قصبہ مصر ہیں

شہر کا مصر ہونا شمس و امس کی طرح روشن ہے اور فنائے شہر بھی شہر و مصر ہے کیوں کہ فنائے شہر بھی شہر کا کا ایک حصہ ہے جیسا کہ اس کی تعریف سے روشن ہے اسلئے اس میں بھی مثل شہر جمعہ کی نماز فرض۔

فقیہ النفس امام اجل حضرت علامہ قاضی خان علیہ الرحمۃ والرضوان رقمطراز ہیں

کما یجو ز اداء الجمعة فی المصر یجو ز ادائها فی فنا ء المصر

کہ جیسے شہر میں جمعہ کی نماز ادا کرنا جائز ایسے ہی فنائے شہر میں بھی۔

(فتاویٰ قاضی خان جلد اول ص ۱۷۴/فتاویٰ ہندیہ جلد اول ص ۱۴۵)

اسی طرح قصبہ بھی شہر ہے کیونکہ مصر کی تعریف ظاہر الروایہ اس پر بھی صادق ہے

مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان رقمطراز ہیں

جن کو شہر وقصبہ کہتے ہیں اور وہ ضرور ایسے ہی ہوتے ہیں جن میں متعدد محلے متعدد دائمی بازار ہیں وہ پرگنہ ہیں ان کے متعلق دیہات ہیں ان میں ضرور کوئی حاکم فصل مقدمات کے لئے مقرر ہوتا ہے جسے ڈگری ڈسمس کا اختیار ہے نہ فقط تھانہ دار کہ وہ کوئی حاکم نہیں صرف حفاظت اور تحقیقات یا چالان کا مختار ہے وہ ضرور سب اسلامی شہر ہیں اور ان میں جمعہ فرض ہے اور انہیں میں جمعہ صحیح ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد سوم، ص ۷۱۲)

فقیہ بے بدل علامہ امام حلبی علیہ الرحمۃ والرضوان رقمطراز ہیں

"لاشک فی جواز الجمعة فی البلاد و القصبات" کہ شہر وقصبہ میں بلا شک وریب جمعہ جائز ہے۔ (غنیہ شرح منیہ ص ۴۷۵)

مفتی امجد علی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں

قصبہ مصر ہے وہاں ایسا حاکم ہوتا ہے جو مصر کیلئے شرط ہے اور بازار وغیرہ سب کچھ قصبہ میں ہوتے ہیں لہذا قصبہ میں نماز جمعہ پڑھی جائے۔

(فتاویٰ امجدیہ، جلد اول، ص ۲۹۷)

شہر وفنائے شہر قصبہ کے علاوہ آبادیاں مثلا دیہات، خانہ بدوشوں کے ڈیرے مصر نہیں گاؤں ہیں۔

مجدد ملت طاہرہ اعلیٰ حضرت کنز الکرامت امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مذکورہ مصادیق مصر بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں ان (شہر وفنائے شہر، قصبہ)

کے علاوہ جتنی آبادیاں ہیں گاؤں ہیں اگر چہ مکانات پختہ اور مسلمان ومساجد بکثرت ہوں ان میں نہ جمعہ فرض نہ جائز نہ صحیح۔

(فتاویٰ رضویہ شریف جلد سوم ص ۷۱۳)

اور حکومتی سطح پر منقسم آبادیوں میں

(۱) ضلع (۲) کارپوریشن (۳) میونسپلٹی (۴) ٹاؤن ایریا (۵) سٹی (۶) پرگنہ، مصر ہیں۔

یوں بھی کہا جاسکتا ہے کہ جو آبادی کم از کم پرگنہ ہو یا جہاں تحصیل ہو اس میں اور اس سے اونچی آبادی مثلا ضلع سٹی وغیرہ مصر ہیں اور جو آبادی پرگنہ نہیں وہاں تحصیل بھی نہیں وہ مصر نہیں۔ اگر چہ کتنی بڑی آبادی ہو اگر چہ وہاں تھانہ یا پولس چوکی ہو۔

جیسا کہ نائب امام اعظم اعلیٰ حضرت کنز الکرامت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ والرضوان کی (درج ذیل عبارت شاہد ہے)

شہر ہونے کے لئے یہ چاہئے کہ اس میں متعدد کوچے متعدد دائمی بازار ہوں وہ پرگنہ ہو کہ اس کے متعلق دیہات گنے جاتے ہوں کہ موضع فلاں وفلاں وفلاں پرگنہ شہر فلاں اور اس میں کوئی حاکم ہو کہ فیصلہ مقدمات کا اختیار من جانب سلطنت رکھتا ہو دونوں باتیں عادۃً متلازم ہیں سلطنت جسے پرگنہ قرار دیتی ہے ضرور اس میں کوئی حاکم لا اقل منصف یا تحصیل دار رکھتی ہے اور جہاں سلطنت کوئی کچہری قائم کرتی ہے اسے ضرور ضلع یا کم از کم پرگنہ بناتی ہے اور عادۃً پہلی دو باتیں بھی ان دو کو لازم ہیں جو پرگنہ ہوتا ہے جہاں کچہری مقرر ہوتی ہے وہاں ضرور متعدد بازار اور متعدد کوچے ہوتے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ شریف جلد سوم ص ۷۱۵)

نیز مجدد اعظم علیہ الرحمہ ایک جگہ حاکم کا اختیار بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں

نہ فقط تھانہ دار کہ وہ کوئی حاکم نہیں صرف حفاظت اور تحقیقات یا چالان کا مختار

ہے۔(فتاویٰ رضویہ شریف جلد سوم ص ۷۱۲)

نیز مجدد اعظم اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں

ان شہروں وقصبات کے علاوہ جتنی آبادیاں ہیں گاؤں ہیں اگر چہ مکانات پختہ اور مسلمان ومساجد بکثرت ہوں ان میں نہ جمعہ فرض نہ جائز نہ صحیح یہ حق تحقیق وتحقیق حق ہے جس سے سر موتجاوز نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ شریف جلد سوم ص ۷۱۲)

حاصل یہ کہ ضلع، کارپوریشن، ٹاؤن ایریا، پرگنہ اور وہ تمام آبادیاں مصر ہیں جہاں کم از کم کچہری منصفی ہو جمعہ کی نماز وہیں فرض وصحیح اور جائز درست۔

یوں ہی وہ آباد جو فی الحال پرگنہ نہیں یا وہاں کوئی حاکم فصل مقدمات مقرر نہیں مگر زمانہ سلطنت اسلام میں وہ پرگنہ تھی اس میں جمعہ ہوتا تھا تو اب بھی اس میں جمعہ پڑھا جائے گا

جیسا کہ صلاۃ مسعودی میں ہے

جائے را کہ حکم شہر دادند بعد از ان خرابی بزیرفت آں حکم شہرے باقی ماند اگر نائب سلطان یا جمع دراں جا نماز آدینہ گزارند روا بود یعنی وہ جگہ جسے شہر قرار دیا گیا خرابی کے بعد بھی وہ حکم شہر رکھتا ہے اگر نائب سلطان یا کوئی جماعت وہاں جمعہ ادا کرتی ہے تو ادا ہوگا۔(صلاۃ مسعودی باب ۳۳)

فقیہ اجل علامہ مفتی امجد علی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں

اور بقول اکثر ائمہ اس گاؤں میں بھی جمعہ فرض ہے جو شہر کے قریب ہوں اور وہاں تک شہر کی مسجد کی اذان کی آواز پہنچتی ہے لہذا شہر کے قریب گاؤں کے باشندوں کو چاہئے کہ شہر آکر جمعہ پڑھ جائیں، ملخصا۔(بہار شریعت حصہ ۴ ص ۹۴ مطبوعہ قادری)

ان کے علاوہ جتنی آبادیاں ہیں ان میں جمعہ کی نماز نہ فرض نہ صحیح نہ جائز بلکہ حرام

وگناہ جیسا کہ فقہ حنفی کی چھوٹی بڑی ساری کتابوں میں صراحت ہے کہ غیر مصر مثلا گاؤں وغیرہ میں نماز جمعہ جائز نہیں۔

اقوال ائمہ

(۱) ملک العلماء امام الفقہاء علاء الدین ابوبکر مسعود کاسانی رضی اللہ عنہ رقمطراز ہیں "وکذا لایصح اداء الجمعة الا فی المصر وتوابعه فلا تجب علی اهل القریة التی لیست من توابع المصر" کہ یوں ہی جمعہ کی نماز مصر وتوابع مصر ہی میں ادا کرنا صحیح ہے لہذا توابع مصر کے علاوہ گاؤں کے باشندوں پر جمعہ واجب نہیں اور اس میں نماز جمعہ ادا کرنا صحیح نہیں۔

(بدائع الصنائع جلد اول ص ۵۸ مطبوعہ دیوبند)

(۲) فقیہ دہر امام طحطاوی علیہ الرحمۃ والرضوان رقمطراز ہیں

"لایصح فی قری ولا مفازة لقول علی رضی الله عنه لاجمعة ولا تشریق ولاصلوٰة فطر ولا اضحیٰ الا فی مصر جامع او مدینة عظیمة ثم قال فلا تجب علی غیر اهل المصر" کہ کسی گاؤں میدان (بیابان) میں جمعہ کی نماز صحیح نہیں کیونکہ مولی المسلمین حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ جمعہ تکبیر تشریق، نماز عید، نماز بقرعید، صرف مصر جامع یا بڑے شہر میں ہے، علامہ طحطاوی فرماتے ہیں لہذا مصر والوں کے علاوہ پر جمعہ وعیدین وتکبیر تشریق واجب نہیں ہے۔

(حاشیة الطحطاوی علی الدر المختار، جلد اول، مطبوعہ بیروت، ص ۳۳۹)

(۳) فقیہ اجل علامہ طاہر بن عبد الرشید بخاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ شرائط جمعہ شمار کرتے ہوئے رقمطراز ہیں

"ومنها المصر حتی لم یجب علی اهل القری ولا یجب بعرفات" کہ جمعہ کی ایک شرط مصر ہے یہاں تک کہ گاؤں والوں پر واجب نہیں اور عرفات میں بھی واجب نہیں (خلاصۃ الفتاویٰ، جلد اول، مطبوعہ لاہور، ص ۲۰۷)

(۴) فقیہ وحید شیخ عبد الرحمٰن بن شیخ محمد بن سلیمان شیخ زادہ رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں "لاتجوز فی المفاوز ولافی القریٰ." کہ بیابان اور گاؤں میں جمعہ جائز نہیں۔ (مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر، جلد اول، مطبوعہ دیوبند، ص ۲۴۵)

(۵) فقیہ اجل علامہ زین الدین نجیم مصری حنفی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں

"ای شرط صحتها ان تودی فی مصر حتی لاتصح فی قریة ولا مفازة" کہ صحت جمعہ کی شرط یہ ہے کہ مصر میں ادا کی جائے حتی کہ گاؤں اور بیابان میں جمعہ صحیح نہیں (بحرالرائق جلد اول ص ۱۴۰ مطبوعہ دیوبند)

(۶) امام الفقہاء حضرت علامہ برہان الدین مرغینانی رضی اللہ عنہ رقمطراز ہیں

"لایصح الجمعة الافی مصر جامع اوفی مصلی المصر ولاتجوز فی القریٰ" کہ جمعہ صرف مصر یا مصر کی عیدگاہ میں صحیح ہے اور گاؤں میں جمعہ جائز نہیں۔ (ہدایہ شریف جلد اول ص ۱۶۸ مطبوعہ دیوبند)

(۷) افقہ الفقہاء علامہ ابراہیم حلبی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں

اماشروط الاداء فستةایضاالاول المصر اوفنائه فلا تصح فی القری عند نا. کہ جمعہ کی ادائیگی کی شرطیں بھی چھ ہیں پہلی مصر یا فنائے مصر لہٰذا ہمارے نزدیک گاؤں میں جمعہ کی نماز صحیح نہیں۔

(صغیری شرح منیۃ المصلی مطبوعہ دیوبند ۲۱۲)

(۸) حضرت علامہ عبد الرحمٰن جزیری رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں

"فلا تجب علی من کان مقیما بقریة لقول علی رضی الله تعالیٰ عنه"

کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کے مطابق گاؤں کے رہنے والے پر جمعہ واجب نہیں۔

(الفقہ علی المذاہب الاربعہ جلد اول ص ۳۷۷ مطبوعہ بیروت)

(۹) عاشق رسول حضرت عبد الرحمٰن جامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رقمطراز ہیں

جائز نیست نماز در دیه" کہ دیہات میں نماز جمعہ جائز نہیں۔

(شرح مختصر القدوری فارسی ص ۱۲۳)

(۱۰) فقیہ اجل حضرت علامہ حسن بن علی شرنبلالی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں

ولایجب علی من کان خارجه" کہ مصر کے باہر رہنے والوں پر جمعہ واجب نہیں۔ (مراقی الفلاح ص ۱۹۰ مطبوعہ دیوبند)

(۱۱) علامہ حلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رقمطراز ہیں

"فلا تجوز ی فی القری" کہ نماز جمعہ گاؤں میں جائز نہیں۔

(فتاویٰ حلبی کبیری ص ۴۷۳ مطبوعہ دیوبند)

(۱۲) مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ رقمطراز ہیں

گاؤں میں جمعہ اصلاً جائز نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ شریف جلد سوم ص ۶۸۳)

(۱۳) نیز مظہر امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

جمعہ وعیدین دیہات میں ناجائز ہے اور ان کا پڑھنا گناہ۔

(فتاویٰ رضویہ شریف جلد سوم ص ۷۱۹)

(۱۴) نیز مجدد اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ رقمطراز ہیں

مذہب حنفی میں فرضیت جمعہ وصحت جمعہ وجواز جمعہ سب کے لئے مصر شرط ہے دیہات میں نہ جمعہ فرض نہ وہاں اس کی ادا جائز نہ صحیح اگر پڑھیں گے ایک نفل نماز ہوگی کہ برخلاف شرع جماعت سے پڑھی ظہر کا فرض سر سے نہ

اترے گا پڑھنے والے متعدد گناہوں کے مرتکب ہوں گے۔

(فتاویٰ رضویہ شریف جلد سوم ص ۷۱۰)

نیز فقیہ النفس رقمطراز ہیں

(۱۵) دیہات میں جمعہ ناجائز ہے اگر پڑھیں گے گناہگار ہونگے اور ظہر ذمہ سے ساقط نہ ہوگا۔ (فتاویٰ رضویہ شریف جلد سوم ص ۶۷۱)

(۱۶) فقیہ اعظم خلیفۂ اعلیٰ حضرت مفتی امجد علی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں

جمعہ کی صحت کے لئے مصر یا فنائے مصر شرط ہے گاؤں میں جمعہ جائز نہیں امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا یہی مذہب ہے وہ فرماتے ہیں "لا جمعة ولا تشریق ولا فطر ولا اضحی الا فی مصر جامع او مدینة عظیمة" اور یہی مذہب حذیفہ وعطا وحسن وابراہیم نخعی ومجاہد بن سرین وسفیان ثوری وسحنون رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ہے اور امام اعظم کا یہی مذہب ہے۔ (فتاویٰ امجدیہ جلد اول ص ۲۹۱)

(۱۷) نیز فرماتے ہیں

بنابر مذہب مختار وظاہر الروایہ گاؤں میں نماز جمعہ عیدین جائز نہیں۔

(فتاویٰ امجدیہ جلد اول ص ۲۹۶)

(۱۸) شہزادۂ اعلیٰ حضرت امام الفقہاء حضور مفتی اعظم ہند علامہ شاہ محمد مصطفیٰ رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ رقمطراز ہیں "دیہات میں جمعہ پڑھنا مذہب حنفی میں ہرگز جائز نہیں" (فتاویٰ مصطفویہ شریف ص ۲۳۱)

(۱۹) شہزادۂ اعلیٰ حضرت علامہ حجۃ الاسلام حامد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رقمطراز ہیں

دیہات میں جمعہ وعیدین نہ فرض نہ اس کی ادا جائز وصحیح بلکہ پڑھنے والے متعدد گناہوں کے مرتکب ہوں گے یہی ہے ظاہر الروایہ اور ہمارا مذہب اور مفتی

کو مذہب سے عدول ناجائز واتباع قول مصحح وراجح واجب ہے

(فتاویٰ حامدیہ ص ۲۵۴، مطبوعہ دہلی)

(۲۰) شمس العلماء حضرت علامہ مفتی شمس الدین علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں

"لہٰذا جمعہ شہر میں پڑھا جائے یا قصبہ میں یا ان کی فنا میں اور گاؤں میں جائز نہیں"

(قانون شریعت، حصہ اول، ص ۱۴۲)

(۲۱) محی الشریعہ کاسر الفتنہ قامع البدعہ صاحب الحجۃ القاہرہ تاج الشریعہ سیدی وسندی وکنزی وذخیری لیومی وغدی حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب قادری برکاتی رضوی ازہری نفع اللہ الاسلام والمسلمین بفیوضہم وبرکاتہم رقمطراز ہیں "کہ گاؤں میں جمعہ جائز نہیں گاؤں والوں پر اس دن ظہر فرض ہے جو جمعہ پڑھنے سے ساقط نہ ہوگا۔ (بحوالہ ماہنامہ اعلیٰ حضرت کا صد سالہ منظر اسلام قسط نمبر ۳ ص ۲۷ شمارہ نمبر ۳ جلد ۴۲)

ان تصریحات جلیلہ عبارات صریحہ سے آفتاب نیم روز کی طرح ظاہر ہوگیا کہ گاؤں میں جمعہ کی نماز جائز نہیں، اب اگر ناجائز ہونے کے باوجود گاؤں میں جمعہ کی نماز پڑھی جائے تو پڑھنے والے کئی گناہوں کے مرتکب ہوں گے۔

اعلیٰ حضرت کنز الکرامت مجدد اعظم فقیہ النفس امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ گناہوں کو بالتفصیل شمار کراتے ہوئے لکھتے ہیں، ایسی جگہ جمعہ وعیدین پڑھنا مذہب حنفی میں گناہ ہے نہ ایک گناہ بلکہ چند گناہ۔

اولاً: جب نماز جمعہ وعیدین وہاں صحیح نہیں تو یہ امر غیر صحیح میں مشغول ہوئی اور وہ ناجائز ہے۔

ثانیاً: فقط مشغولی نہیں بلکہ اس امر ناجائز کو موجب شوکت اسلام جانا بلکہ بہ قصد ونیت فرض وواجب ادا کیا یہ مفسدۂ عقیدہ ہے جس سے علماء نے تحدید شدید فرمائی

ثالثا: جبکہ واقع میں نماز جمعہ وعید نہ تھی تو ایک نماز نفل ہوئی کہ با جماعت واعلان وتداعی ادا کی گئی یہ ناجائز ہوا ''فی ردالمحتار عن العلامة الحلبی محشی الدرھو نقل مکروہ لادائہ با لجماعة"

رابعا: جمعہ میں اس کے سبب جو ظہر نہ پڑھیں ان پر تو فرض ہی رہ گیا ترک فرض اگرچہ ایک ہی بار ہو خود کبیرہ ہے ۔

خامسا: مسجد میں جمع ہیں جماعت پر قادر ہیں تنہا پڑھتے ہیں یہ دوسری شناعت ہے کہ مجتمع ہو کر ابطال جماعت ہے جسے شارع نے خوف جیسی حالت ضرورت شدیدہ میں بھی روا نہ رکھا بلکہ ابطال درکنار موجودین میں بلا وجہ شرعی تفریق جماعت کو ناجائز رکھ کر ایک ہی جماعت کرنے کا طریقہ تعلیم فرمایا۔

(فتاویٰ رضویہ شریف جلد سوم ص ۷۰۳/۷۰۴)

نیز نائب امام اعظم جدالممتار میں رقمطراز ہیں

''قولہ لکراھة النفل با لجماعة الخ اقول بل فیہ خمس کراھات احدھا ھذہ والثانیة الاشتغال بما لا یصح کما یاتی فی العید شرحا عن القنیة والثالثة ترک فرض الظھر اوجماعتہ وھی واجبة الرابعة اعتقاد العوام ان الجمعة فریضة علیہ فی القریٰ والخامسة صلاتھم الظھر فرادی مجتمعین مع عدم المانع وھذہ شنیعةاخریٰ غیر ترک الجماعة فان من صلی فی بیتة منعن لاعن الجماعة فقد ترک الجماعة وان صلو افرادی حاضرین فی المسجد فی وقت واحد فقد ترکوا الجماعة واتوابھذہ الشنیعة زیادة علیہ فافھم"

(جدالممتار علی ردالمحتار جلد اول ص ۳۶۷ مطبوعہ حیدرآباد)

خلاصہ یہ کہ دیہات میں جمعہ کی نماز پڑھنے میں پانچ گناہ ہوتے ہیں

(۱) چوں کہ گاؤں میں جمعہ کی نماز فرض و جائز نہیں تو وہاں پڑھنا گویا عبث اور ناجائز کام میں مصروف ہونا ہے اس لیے گناہ ہے۔

(۲) جمعہ جو دیہات میں جائز نہیں اسکو فرض وواجب جان کر پڑھنا یہ فساد عقیدہ کو مستلزم ہوا اس لیے گناہ۔

(۳) جمعہ کو صحیح اور فرض سمجھ کر پڑھنے کے سبب فرض ظہر کو چھوڑنا با جماعت ظہر کا ترک لازم ہوا (کیونکہ)۔ اگر صرف جمعہ پڑھنے پر اکتفا کیا گیا تو ظہر کا فرض چھوٹا کہ ظہر ہی فرض تھا اور اگر سب نے ظہر کا فرض الگ الگ پڑھ لیا تو ترک جماعت ظہر لازم جو گناہ کہ فرض ظہر با جماعت ادا کرنا واجب۔

(۴) دیہات میں جمعہ فرض نہ ہونے کے سبب اس کا پڑھنا محض نفل اور نفل نماز اعلان جماعت کے ساتھ پڑھنا مکروہ ہے اس لئے گناہ۔

(۵) عوام کا یہ سمجھنا کہ جمعہ دیہات میں فرض ہے اور ہر جمعہ کے دن ظہر نہ پڑھنے کے سبب نماز ظہر قضا کرنا۔

جب یہ روشن ہو گیا کہ غیر مصر مثلاً دیہات وغیرہ میں جمعہ کی نماز فرض نہیں جائز وصحیح بھی نہیں بلکہ وہاں پڑھنا ناجائز وحرام ہے۔

تو چند سوالات سطح ذہن پر ابھر کر آتے ہیں

(۱) دیہات میں جب جمعہ فرض نہیں تو جمعہ کے دن لوگ وقت جمعہ کون سی نماز پڑھیں

(۲) بہت سے گاؤں دیہات میں عوام وخواص جمعہ کی نماز پڑھتے ہیں کیا وہاں جمعہ پڑھنے سے لوگوں کو روک دیا جائے؟

(۳) عوام وخواص دونوں کو جمعہ سے روک دیا جائے صرف عوام یا صرف خواص کو؟

(۴) اگر عوام کو گاؤں میں جمعہ پڑھنے دیا جائے۔ تو کیا جمعہ پڑھنے سے لوگ مذکورہ گناہوں سے بچ جائیں گے اور صرف جمعہ ان کو کافی ہو جائے گا اگر نہیں تو ان کو گناہوں سے بچانے کی تدبیر کیا ہے؟

(۵) اگر کہیں گاؤں دیہات میں جمعہ کی نماز ہو رہی ہے تو اس میں کسی عالم یا مفتی کو شریک ہونا چاہئیے یا نہیں؟

(۶) کسی گاؤں دیہات کے لوگ جمعہ کی نماز پڑھتے ہیں انہیں یہ نہیں معلوم کہ گاؤں میں جمعہ کی نماز فرض وجائز نہیں تو کیا مقامی، علاقائی، عالم دین، ومفتیان عظام کی لازمی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ لوگوں کو بتائیں کہ گاؤں میں جمعہ جائز نہیں؟

(۷) جو عالم یا مفتی خود عوام کے ساتھ ملکر گاؤں دیہات میں جمعہ کی نماز پڑھے بلکہ پڑھائے اور عوام کے پوچھنے پر کہے کہ گاؤں دیہات شہر ہر جگہ بلا تفریق جمعہ فرض وصحیح ہے اس کے بارے میں حکم شرع کیا ہے؟

سوالات مذکورہ کا بالترتیب جواب ملاحظہ فرمائیں

(۱) دیہات میں جمعہ کی نماز فرض نہیں جائز بھی نہیں اور یہ کھلا مسئلہ ہے کہ جہاں کہیں اپنے امام کے مذہب کے مطابق جمعہ فرض وجائز نہ ہو وہاں جمعہ کے دن جمعہ کی جگہ ظہر ہی کی نماز پڑھی جائے۔

جیسا کہ اعلیٰ حضرت کنز الکرامت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں

جہاں جمعہ بحسب مذہب (مذہب حنفی) بلا شبہ ناجائز وباطل ہے جیسے وہ کوردہ جو کسی روایت مذہب پر مصر نہیں ہو سکتے وہاں ظہر آپ ہی عینا فرض ہے۔

(فتاویٰ رضویہ شریف جلد سوم ص ۷۰۰)

فقیہ النفس امام اجل علامہ قاضی خان علیہ الرحمۃ والرضوان رقمطراز ہیں

"من لا یجب علیھم الجمعة من اھل القری و البوادی لھم ان یصلوا الظھر بجماعة یوم الجمعة باذان واقامة" کہ جن لوگوں پر جمعہ واجب نہیں یعنی گاؤں دیہات والے ان پر لازم ہے کہ جمعہ کے دن بھی ظہر باجماعت اذان واقامت کے ساتھ پڑھیں۔

(فتاویٰ قاضی خان مع ہندیہ جلد اول ص ۱۶۲ مطبوعہ دیوبند)

اگر گاؤں دیہات کے لوگ بالکل ظہر نہ پڑھیں گے تو گنہگار ہوں گے ہر جمعہ کو ان پر ظہر کی نماز قضا ہوگی جس کو جب تک ادا نہیں کریں گے ذمہ باقی رہے گی اور اگر جمعہ کے بعد تنہا تنہا ظہر بھی پڑھ لیں جب بھی بلا عذر ترک جماعت کے سبب گنہگار ہوں۔ لہٰذا باجماعت ظہر کی نماز پڑھیں۔

عاشق رسول اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ رقمطراز ہیں۔

پھر جہاں ظہر فرض ہے اور جماعت واجب اگر جمعہ کے سبب اصلاً نہ پڑھیں تارک فرض ہوں اور تنہا تنہا مثلا بذریعہ رکعت احتیاطی پڑھیں تو ترک جماعت کے سبب تارک واجب کہ اول ہر بار اور ثانی بعد تکرار کبیرہ ہے۔

درمختار میں ہے" یندب الخروج عن الخلاف لکن بشرط عدم لزوم ارتکاب مکروہ مذھبه" (فتاویٰ رضویہ شریف جلد سوم ص ۷۴۰)

(۲) اگر گاؤں دیہات میں عوام وخواص دونوں جمعہ کی نماز پڑھتے ہیں تو بشرط قدرت خواص کو جمعہ پڑھنے سے روکا جائے جیسا کہ حدیث پاک میں "من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانه" جو شخص کوئی بات خلاف شرع دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے رروک دے اور اگر ہاتھ سے روکنے کی قدرت نہ ہو تو زبان سے منع کرے (مشکوٰۃ شریف ص ۴۳۶ مطبوعہ دہلی)

”عن السائب بن یزید انہ رای عمر بن الخطاب یضرب المنکدربن عبد اللہ فی الرکعتین بعد العصر“

روایت ہے حضرت سائب بن یزید سے کہ انہوں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ عصر کی نماز کے بعد دو رکعت پڑھنے پر منکدر بن عبد اللہ کو ڈانٹ رہے تھے۔(موطا امام محمد شریف ص ۱۳۷ مطبوعہ دیوبند)

البتہ عوام کو جمعہ پڑھنے سے نہ روکا جائے کہ عوام کو جمعہ سے منع کرنا خلاف مصلحت ہے۔

(۳) صرف خواص کو روکا جائے عوام کو نہ روکا جائے بلکہ ان کو جمعہ پڑھنے دیا جائے البتہ انہیں بہ نرمی یہ ضرور بتایا جائے کہ آپ لوگوں پر ظہر فرض ہے ظہر با جماعت پڑھو ان کو منع نہ کرنے میں سب سے بڑی مصلحت یہ ہے کہ کسی طرح اللہ کا نام لے لیتے ہیں لیتے رہیں گے روکنے پر غالب یہ کہ جمعہ بھی چھوڑ دیں گے اور وقتی نماز بھی علاوہ ازیں یہ کہ سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ واسلاف نے عوام کالانعام کے ساتھ نرم پہلو اختیار فرمایا۔

مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ رقمطراز ہیں

جمعہ وعیدین دیہات میں ناجائز ہے اور ان کا پڑھنا گناہ مگر جاہل عوام اگر پڑھتے ہوں تو ان کو منع کرنے کی ضرورت نہیں کہ عوام جس طرح اللہ و رسول کا نام لے لیں غنیمت ہے (فتاویٰ رضویہ شریف جلد سوم ص ۷۱۹)

نیز مظہر غوث اعظم امام احمد رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ رقمطراز ہیں

مگر دربارۂ عوام فقیر کا طریق عمل یہ ہے کہ ابتداء خود انہیں منع نہیں کرتا نہ انہیں نماز سے باز رکھنے کی کوشش پسند رکھتا ہے مشاہد ہے کہ اس سے روکیے تو وہ وقتی چھوڑ بیٹھتے ہیں اللہ عزوجل فرماتا ہے ”ارایت الذی ینھی عبد اذاصلی“ سیدنا

ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں شیٔ خیر من لا شئی کچھ ہونا بالکل نہ ہونے سے بہتر رواہ عنہ عبد الرزاق فی مصنفہ انہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مر برجل لا یتم رکوعا ولا سجودا فقال شئی خیر من لا شئی “ امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے ایک شخص کو بعد نماز عید نفل پڑھتے دیکھا حالانکہ بعد عید نفل مکروہ ہے۔ کسی نے عرض کیا یا امیر المومنین آپ منع نہیں کرتے فرمایا ”اخاف ان ادخل تحت الوعید قال اللہ تعالیٰ ارأیت الذی ینھی عبد اذاصلی “ میں وعید میں داخل ہونے سے ڈرتا ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا تو نے اسے دیکھا جو منع کرتا ہے بندہ کو جب وہ نماز پڑھے ذکرہ الدر المختار اسی سے بحر الرائق میں ہے ”ھذا للخواص اما العوام فلا یمنعون عن تکبیر ولا تنفل اصلا لقلۃ رغبتھم فی الخیرات “کتاب التجنیس والمزید پھر بحر الرائق پھر درمختار میں ہے ”سئل شمس الائمۃ الحلوانی عن کسالی العوام یصلون الفجر عند طلوع الشمس افنزجرھم عن ذلک قال لا لانھم اذا منعوا عن ذلک ترکوھا اصلا واداؤھا مع تجویز اھل الحدیث لھا اولی من ترکھا اصلا“ درمختار میں ہے ”لا یجوز صلوۃ مطلقا مع شروق الا العوام فلا یمنعون من فعلھا لانھم یترکونھا والاداء الجائز عند البعض اولیٰ من الترک کما فی القنیۃ وغیرھا ردالمحتار میں ہے قولہ فلا یمنعون افادان المستثنیٰ المنع لا الحکم بعدم الصحۃ عندنا قولہ کما فی القنیۃ وعزاہ صاحب المصفی الی الامام حصید الدین عن شیخہ الامام المحبوبی والی شمس الائمۃ الحلوانی وعزاہ

في القنية الى الحلواني والنسفي . ہاں جب سوال کیا جائے تو جواب میں
وہی کہا جائے گا جو اپنا مذہب ہے وللہ الحمد یہ عوام کالانعام کے لئے ہے۔
(فتاویٰ رضویہ شریف جلد سوم ص۷۱۴)

نیز امام اجل فقیہ دہر مجدد اعظم امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ رقمطراز ہیں
اپنا یہ مسلک ہے کہ عوام جس طرح بھی اللہ ورسول کا نام لیں روکا نہ جائے۔
(فتاویٰ رضویہ شریف جلد سوم ص۷۴۲)

نیز نائب امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ رقمطراز ہیں
پھر جہاں ہمارے مذہب میں جمعہ نہیں اور عوام پڑھتے ہوں وہاں اپنا طریقہ یہ
ہے کہ ان کو منع نہ کیا جائے آخر نام الٰہی لیتے ہیں جو بعض ائمہ کے طور صحیح آتا ہے۔
(فتاویٰ افریقہ ص۳۳)

نیز مجدد اعظم رقمطراز ہیں
جہاں ہوتا ہے اسے بند کرنا جاہل کا کام ہے
قال اللہ تعالیٰ ارأیت الذی ینھیٰ ☆عبداً اذا صلی☆
(فتاویٰ رضویہ شریف جلد سوم ص۷۵۲)

یہ واضح رہے کہ عوام کو جمعہ سے منع نہ کرنے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ان کے حق میں
جمعہ صحیح ہے اور جمعہ ہی ان پر فرض ہے بلکہ ان پر بھی ظہر ہی کی فرضیت کا فتویٰ ہے

(۴) جہاں پہلے سے جمعہ قائم ہے وہاں عوام صرف جمعہ پڑھ لینے سے اعلیٰ حضرت
کنز الکرامت امام احمد رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شمار کردہ گناہوں سے بری
الذمہ ہرگز نہ ہوں گے۔ اور صرف جمعہ پڑھ لینا ان کو ہرگز کافی نہ ہوگا۔
ہاں ان کے لئے گناہوں سے بچنے کی صورت یہ ہے کہ جمعہ کی نماز کے
بعد فوراً با جماعت ظہر بھی پڑھیں۔

خاتم المحققین علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ جواہر کے حوالہ سے رقمطراز ہیں
"في الجواهر لو صلوا في القرى لزمهم اداء الظهر" کہ اگر گاؤں
میں لوگوں نے جمعہ پڑھ لیا تو ان پر لازم کہ ظہر ادا کریں۔
(ردالمحتار جلد سوم ص۷ مطبوعہ دیوبند)

دنیائے سنیت کے مسلم پیشوا امام الفقہاء فقیہ دہر حضور مفتی اعظم
ہند شہزادۂ اعلیٰ حضرت علامہ الحاج الشاہ محمد مصطفیٰ رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
خود متعدد مقامات پر جمعہ کے بعد ظہر با جماعت پڑھائی اور بہت سی جگہوں پر بعد
جمعہ ظہر با جماعت کا حکم فرمایا جیسا کہ زیب سجادۂ خانقاہ رضویہ تاج الاسلام محی
الشریعہ علامہ اختر رضا خاں قادری رضوی نوری برکاتی ازہری متعنا اللہ بطول حیاتہ
وفیوضہ وبرکاتہ توضیح مجمل وتصحیح ضروری میں بیان فرماتے ہیں۔

بنام جمعہ دو رکعت پڑھ لینے کے بعد چار رکعت فرض ظہر با جماعت لازم
اسی لئے سیدی الکریم حضور مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قولاً وفعلاً یہ دستور
قائم ونافذ کیا اور ان کے زمانے سے آج تک متعدد مقامات پر جمعہ ظہر با جماعت
پڑھنے کا دستور قائم ہے۔ (فتاویٰ مرکز تربیت افتا سال ششم ص۱۰۳، ۱۰۴)

محی الشریعہ کا سر الفتنہ دلائل حجۃ القاہرہ حضور تاج الشریعہ سیدی وسندی وکنزی
وذخیری لیومی وغدی حضرت علامہ الحاج الشاہ حضور مفتی محمد اختر رضا خاں قادری
رضوی نوری برکاتی ازہری بریلوی نفع اللہ بطول حیاتہ وفیوضہ وبرکاتہ رقمطراز ہیں
گاؤں والوں پر اس دن ظہر فرض ہے جو جمعہ پڑھنے سے ساقط نہ ہوگا مگر جہاں
پہلے سے جمعہ قائم ہے وہاں روکا نہ جائے گا کہ عوام جو ہر ہفتہ اللہ کا نام لیتے ہیں
اس سے بھی باز رہیں گے ان سے یہ کہا جائے گا کہ تم پر چار رکعت ظہر فرض ہے
بعد جمعہ ظہر کی نیت سے وہ چار رکعت بھی جماعت سے پڑھ لیا کرو۔ اور جہاں

قائم نہیں وہاں نیا جمعہ قائم کرنے کی اجازت نہیں۔
(ماہنامہ اعلیٰ حضرت کا صد سالہ فتاوی منظر اسلام قسط ۳ ص ۲۷ مارچ اپریل مئی ۲۰۰۳ء)

۲۳ ربیع الآخر ۱۴۲۲ھ مطابق ۱۶ جولائی ۲۰۰۱ء فیصل بورڈ مجلس شرعی کے ارکان شیخ الاسلام والمسلمین حضور تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خاں قادری رضوی نوری برکاتی ازہری ادام فیوضہ وبرکاتہ و مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ الرحمہ و شہزادۂ صدرالشریعہ علامہ ضیاء المصطفی قادری مدظلہ العالی نے بالاتفاق یہ حکم صادر فرمایا کہ اپنے مذہب کے مطابق جو آبادی مصر نہ ہے نہ تھی وہاں جمعہ وعیدین کی اقامت وادائیگی مذہب حنفی کی رو سے جائز نہیں مگر عوام پڑھتے ہوں تو روکا نہ جائے اور انہیں بہ نرمی اس کی تلقین کی جائے کہ آپ پر ظہر ہی فرض ہے اور اس کی جماعت واجب ہے۔ (ماخوذ فیصل بورڈ کا فیصلہ مطبوعہ مرکز تربیت افتا سال ششم ص ۱۰۰)

عقل کا بھی فیصلہ یہی ہے کہ دیہات میں جمعہ کے ساتھ ظہر بھی باجماعت پڑھی جائے کیونکہ جب فقہاء کی تصریحات سے ظاہر ہے کہ دیہات میں جمعہ کی نماز ہوتی ہی نہیں تو واضح کہ ظہر کی ہی نماز فرض جو باجماعت ہونی چاہئے لہٰذا اگر جمعہ کی نماز لوگ پڑھتے ہوں تو اس کے بعد اصل فرض ظہر بھی باجماعت پڑھی جائے۔

فیصل بورڈ کے فیصلہ اور شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند وتاج الشریعہ علامہ اختر رضا صاحب قبلہ قادری ازہری مدظلہ النورانی اور علامہ شامی علیہ الرحمہ کے جزئیہ سے یہ ثابت ہوگیا کہ جس گاؤں میں پہلے سے جمعہ قائم ہے وہاں جمعہ کے بعد ظہر باجماعت پڑھی جائے۔

جس گاؤں دیہات میں پہلے جمعہ ہوتا رہا وہاں جمعہ کے ساتھ ظہر باجماعت پڑھنے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ عوام ان کئی گناہوں سے بھی

محفوظ ہوجاتے ہیں جن کو اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شمار فرمایا ہے۔

اول: جمعہ کو دیہات میں فرض اعتقاد کر کے پڑھنا جب کہ فرض نہیں لہٰذا امر غیر صحیح میں مشغولی اس گناہ سے یوں نجات ہوجاتی ہے کہ جب انہیں جمعہ کے بعد ظہر باجماعت پڑھنے کو کہا جائے اور بتایا جائے گا کہ آپ پر ظہر ہی فرض ہے تو جمعہ کے فرض ہونے کا اعتقاد نہ رکھیں گے۔

دوم: یہ کہ دیہات کا جمعہ نفل محض ہے جو تداعی کے ساتھ ادا کی گئی جماعت کے باوجود یہ کراہت تو باقی رہی مگر یہ کراہت تنزیہی ہے اعلیٰ حضرت کنز الکرامت امام احمد رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حق تحقیق ادا کرتے ہوئے ایک جگہ دیہات میں جمعہ کی جماعت کو صرف غیر مستحب قرار دیا۔ چنانچہ رقمطراز ہیں ''پھر اظہر یہ کہ یہ کراہت صرف تنزیہی ہے یعنی خلاف اولیٰ لمخالفۃ التوارث نہ تحریمی کہ گناہ وممنوع ہو رد المحتار میں ہے۔ فی الحلیۃ الظاھر ان الجماعۃ قید غیر مستحبۃ. (فتاویٰ رضویہ شریف جلد سوم ص ۴۶۴)

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جمعہ کے باب میں نفل کی جماعت کو ناجائز لکھا ہے مگر خاص نوافل میں اس کو صرف غیر مستحب فرمایا لہٰذا ترجیح اسی کو ہوگی۔

عوام کے اس اعتقاد کے ساتھ کہ دیہات میں جمعہ فرض نہیں اور جمعہ پڑھنا محض ترک مستحب کا موجب ہے جو گناہ نہیں۔

سوم: جمعہ کو فرض وواجب کے قصد سے ادا کرنا اور اسے شوکت اسلام کا موجب جاننا یہ بہت بڑا گناہ کہ فساد عقیدہ ہے۔

لیکن جمعہ کے بعد فوراً ظہر باجماعت ادا کرنے سے اس گناہ سے بھی بچاؤ ہوجاتا ہے کیونکہ ظہر باجماعت ادا کرنے کی تاکید کے ساتھ جب انہیں یہ بتایا جائے گا کہ آپ لوگوں پر جمعہ نہیں ہے ظہر باجماعت ہے تو ظاہر ہے کہ

جماعت کو نہ فرض سمجھیں گے نہ واجب نہ شوکت اسلام کا موجب۔

چھارم: جمعہ کی وجہ سے فرض ظہر، اور جماعت ظہر کا ترک ہے یہ بھی بڑا گناہ ہے جمعہ کے بعد فوراً با جماعت ظہر پڑھنے پر اس سے بھی چھٹکارا مل جاتا ہے کیونکہ اگر صرف حسب سابق جمعہ پڑھا جاتا ہے تو ظہر کا فرض اور اس کی جماعت چھوڑنے کا الزام آتا مگر جب فوراً با جماعت ظہر پڑھی گئی تو نہ فرض چھوڑا نہ جماعت ترک ہوئی۔

پنجم: جہاں جمعہ صحیح نہیں وہاں تنہا تنہا ظہر پڑھنے والے حقیقت میں ظہر پڑھتے ہیں تو حاضر مسجد ہو کر ترک جماعت کرتے جو بڑی شناعت ہے لیکن اگر جمعہ کے بعد ظہر با جماعت پڑھ لی جائے تو اس قباحت سے بھی رستگاری ہو جاتی ہے **کمالا یخفی**

البتہ بعد جمعہ ظہر با جماعت کرنے پر ایک یہ اشکال ضرور لازم آئے گا کہ اس سے عوام یہ سمجھیں گے کہ جمعہ کے دن جمعہ کے وقت دو نمازیں فرض ہیں جو یقیناً فساد عقیدہ ہے۔

اس کا جواب تو یہ ہے کہ جب انہیں ظہر با جماعت کی تلقین کرتے وقت بتا دیا گیا کہ ان پر ظہر ہی فرض ہے تو جمعہ کو فرض سمجھنے کا سوال ہی نہیں رہتا۔

دوسرا جواب: یہ کہ یہاں غور طلب یہ ہے کہ فساد عقیدہ کا سبب کیا ہے؟ جمعہ کو فرض سمجھنا یا ظہر کو؟

ظہر کو عوام نے اگر فرض سمجھا تو کیا خطا کیا؟ اسے فرض سمجھنا تو ان پر فرض تھا ہاں اگر جمعہ کو انہوں نے فرض وقت سمجھا یہ انکی نادانی و جہالت ہے اور یہی ہے عقیدہ کا اصل فساد اسکو انہوں نے ایک فرض گن لیا لہٰذا ظہر فرض دوم ہو گیا اگر وہ جمعہ کو فرض نہ مانیں تو دو فرض سمجھنے کا امکان ہی نہیں رہ جاتا معلوم ہوا کہ اصل وجہ فساد

جمعہ کو دیہات میں فرض سمجھنا ہے۔

معلوم ہوا کہ گاؤں میں جمعہ کے فوراً بعد ظہر پڑھ لیں تو ان گناہوں سے بچ جائیں گے؟

(۵) کسی گاؤں دیہات میں جمعہ کی نماز ہو رہی تھی تو عالم یا مفتی کو اس جماعت میں شریک ہونا چاہیئے یا نہیں؟

اس سلسے میں اپنا مذہب یہ ہے کہ عالم و مفتی اس میں ہرگز شریک نہ ہو مگر جب عوام کے طعن و تشنیع کا خوف ہو تو اس کی گنجائش ہے کہ نفل کی نیت سے شریک ہو جائے اور لوگوں کو بتا دے آپ لوگوں پر جمعہ فرض نہیں ظہر فرض ہے اس لئے جمعہ ظہر با جماعت پڑھو۔

اعلیٰ حضرت مجدد اعظم فقیہ اجل امام احمد رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ رقمطراز ہیں

با ایں ہمہ اپنا یہ مسلک ہے کہ عوام جس طرح بھی اللہ و رسول کا نام لیں روکا نہ جائے نہ خود شرکت کی جائے اگر عدم شرکت میں فتنہ نہ ہو ورنہ بہ نیت نفل مشارکت ممکن۔ (فتاویٰ رضویہ شریف جلد سوم ص ۷۴۴ مطبوعہ ممبئی)

خلیفہ اعلیٰ حضرت صدر الشریعہ مفتی امجد علی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں

جس گاؤں کے لوگ جمعہ پڑھتے ہیں انھیں منع نہ کیا جائے مگر خود پڑھنا یا امامت کرنا اور مسئلہ شرعیہ کو چھپانا کیونکر روا ہو سکتا ہے بلکہ یہ شخص اگر عالم ہے اور جمعہ کی امامت کرتا ہے۔ اگر چہ بہ نیت نفل تو عوام کے خیالات کی اور تائید کرنا ہے لہٰذا ایسی صورت میں اچھے پیرایہ میں عوام کو سمجھائے کہ فساد کی نوبت نہ آئے اور لوگوں کی بدگمانی کے خیال سے ناجائز کام کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ کیونکہ نفل نماز جماعت سے تداعی کے ساتھ پڑھنا بھی ناجائز ہے۔ **کما ھو مصرح فی الکتب**، بلکہ جمعہ پڑھنا بھی اسی وجہ سے منع ہے کہ جمعہ تو ہوگا نہیں بلکہ یہ نماز نفل ہوگی اور نفل جماعت سے منع ہے اور جب یہ شخص مسئلہ شرعیہ

بیان کردے گا تو بدگمانی تو یہی تھی کہ یہ نماز جمعہ کا تارک ہے اور مسئلہ کہنے کے بعد یہ الزام جاتا رہا۔(فتاوٰی امجدیہ جلد اول ص ۲۸۵ مطبوعہ آلہ آباد)

(۶) کسی گاؤں کے لوگ یہ نہیں جانتے کہ ان پر جمعہ جائز وفرض نہیں تو اس گاؤں اور آس پاس کے علماء دین ومفتیان عظام کی یقیناً ذمہ داری بنتی ہے کہ وہاں کے لوگوں کو یہ بتائیں کہ دیہات میں جمعہ کی نماز ناجائز ہے بلکہ ظہر فرض اسکی جماعت واجب۔

حدیث شریف میں ہے ”بلغو اعنی والو آیة“ مجھ سے پہونچاؤ لوگوں کو اگر چہ ایک ہی آیت ہو(مشکوٰۃ شریف ص ۳۲،مطبوعہ دہلی)

دوسری حدیث میں ہے ”من رأى منكم منكرا فليغير ه بيد ه فا ن لم يستطع فبلسا نه “جو شخص کوئی بات خلاف شرع دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے روک دے اور اگر ہاتھ سے روکنے کی قدرت نہ ہو تو زبان سے منع کرے۔
(مشکوٰۃ شریف ص ۴۳۶ مطبوعہ دہلی)

تفسیرات احمدیہ میں مفسر قرآن علامہ احمد ملاجیون رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں

”يجب على العلما ء ان يبينو االحق للنا س ويعلمو اوان لا يكتموه عنه شيئا لغر ض فا سد من تسهيل على الظلمة وتطييب لنفو سهم“ کہ عالموں پر واجب ہے کہ حق بات بیان کریں اور حق بات بتائی جائے یا یہ کہ کوئی حق بات کسی فاسد مقصد مثلا ظالموں پر آسانی فراہم کرنے یا ان کی خوش خاطری کے لئے چھپائی نہ جائے۔(تفسیرات احمدیہ مطبوعہ دیوبند ص ۱۴۵)

اگر مقامی علماء لوگوں کو یہ مسئلہ نہیں بتائیں گے تو دین کے بہت اہم مسئلے کے چھپانے کے مجرم ہوں گے سخت وعیدوں کے مستحق ہوں گے۔

ارشاد ربانی ہے

”ان الذين يكتمون ما انزلنا من البينات والهدىٰ من بعد ما بيناه للناس فى الكتب اولٓئك يلعنهم الله ويلعنهم اللعنو ن ☆

بیشک وہ جو ہماری اتاری ہوئی روشن باتوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں بعد اس کے کہ لوگوں کے لئے ہم اسے کتاب میں واضح فرما چکے ان پر اللہ کی لعنت ہے اور لعنت کرنے والوں کی لعنت۔(پارہ ۲ /آیت ۱۵۹ /رکوع ۳ /کنز الایمان)

مفسر کبیر عالم جلیل علامہ فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں۔

”ومن كتم فقد عظمت خطيئته“ کہ جس نے حق بات چھپائی تو بہت بڑا گناہ گار ہوا۔(تفسیر کبیر جلد دوم مطبوعہ بیروت ص ۵۲۰)

سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں فرماتے ہیں

”اذا ظهرت الفتن اوقا ل البدع ولم يظهر العا لم علمه فعليه لعنة الله والملآئكة والنا س اجمعين لايقبل الله منه صر فا ولا عد ل“

جب فتنے ظاہر ہوں اور ہر طرف بدینی پھیلنے لگے اور ایسے موقع پر عالم دین اپنا علم ظاہر نہ کرے اور اپنی کسی مصلحت یا مفاد کی لالچ میں خاموش رہے۔تو اس پر اللہ کی اور تمام فرشتوں کی اور سارے انسانوں کی لعنت ہے اللہ نہ اس کا فرض قبول کرے گا اور نہ اسکی نفل۔(صواعق محرقہ ص ۲ مطبوعہ لبنان،الفردوس بما ثور الخطا ب جلد اول ص ۳۲۱ حدیث ۱۲۷۱ مطبو عہ بیر وت ،کنز العمال جلد اول ص ۱۷۹ حدیث ۹۰۳،مطبوعہ بیروت،رسالہ امام ربانی ص ۱ مطبوعہ لکھنو)

”عن ابى سعيد خد رى قا ل قا ل رسو ل الله صلى الله عليه وسلم كا تم العلم يلعنه كل شئى حتى الحوت فى البحر والطير فى السماء

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم چھپانے والے پر ہر چیز لعنت کرتی ہے حتیٰ کہ سمندر میں مچھلیاں اور آسمان میں پرندے۔

(کنزالعمال جلد ۱۰ مطبوعہ بیروت ص ۸۳ حدیث نمبر ۲۷۹۹۳)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے سید کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"من کان عندہ علم فلیظھرہ فان کاتم العلم یومئذ ککاتم ماانزل اللہ علی محمد" جس شخص کے پاس علم ہو تو وہ اس کو ظاہر کرے اس لئے کہ علم چھپانے والا قیامت کے روز محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل شدہ چیز کو چھپانیوالے کی طرح ہوگا۔ (کنزالعمال جلد ۱۰ مطبوعہ بیروت ص ۹۴ حدیث نمبر ۲۹۱۲۶)

اعلیٰ حضرت کنزالکرامت فقیہ اجل مجدد اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں

مجرد خوف یا کاہلی یا خودداری یا رورعایت یا نئی تہذیب کی پالیسی سے اتباع شریعت چھوڑ بیٹھنا جائز نہیں ہوسکتا۔ (فتاویٰ رضویہ شریف جلد دوم ص ۴۱۱ مطبوعہ ممبئی)

معلوم ہوا کہ مقامی علماء اپنے علاقے کے لوگوں کو ضرور بتائیں کہ ان پر جمعہ کی نماز نہیں ہے اگر پڑھیں گے نماز ظہر ان پر قضا باقی رہے گی تاکہ ترک فرض وجماعت کے گناہ سے بچیں اور ان کا ذہن وفکر جمعہ کی فرضیت کے اعتقاد سے پاک ہو اور وہ فرض عین ظہر جس کو اپنی لاعلمی سے لاشی محض سمجھتے ہیں اسکو فرض اسکی جماعت کو واجب جانیں۔

(۷) جو عالم دیہات میں جمعہ کی نماز پڑھتا اور پڑھاتا ہے اور عوام سے مسئلہ صحیح بتانے کے بجائے کہتا ہے کہ گاؤں دیہات شہر ہر جگہ بلاتفریق جمعہ فرض وصحیح ہے وہ گمراہ جادۂ حق سے ہٹا ہوا ہے اس کا قول وعمل امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلکہ جملہ ائمہ حنفیہ کے مذہب کے خلاف ہے حدیث شریف

واجماع کے بھی خلاف ہے بلاتفریق گاؤں دیہات ہر جگہ جمعہ فرض وجائز ہونے کا فتویٰ دینے والا گمراہ گمراہ گر ہے اصحاب تقلید پر لازم ہے کہ ایسے عالم کے قول کو ماننے اور اس کی صحبت سے احتراز کریں۔

اعلیٰ حضرت کنزالکرامت امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ رقمطراز ہیں

البتہ وہ عالم کہلانے والے کہ مذہب امام بلکہ جملہ ائمہ حنیفہ کو پس پشت ڈالتے تصحیحات جماہیر ائمہ ترجیح وفتوی کو پیٹھ دیتے اور ایک روایت نادرہ مرجوحہ مرجوعہ عنہا غیر صحیح کی بناپر ان جہال کو دہ میں جمعہ قائم کرنے کا فتویٰ دیتے ہیں یہ ضرور مخالفت مذہب کے مرتکب اور ان جہلا کے گناہ کے ذمہ دار ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ شریف جلد سوم ص ۷۱۴)

نیز نائب امام اعظم رضی اللہ عنہ رقمطراز ہیں

"الذی یدعی عموم الجمعۃ کل محل ولا یخصہ بمصر ولا قریۃ فقد خالف الاجماع وھو ضلال بلا نزاع وقد اجمع ائمتنا علی اشتراط المصر لھا وان الاشتغال بہ فی القری یکرہ تحریما لکونہ اشتغالا بما لا یصح کما فی الدر وغیرہ"

جو شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ جمعہ ہر مقام پر ہو جاتا ہے اس کے لئے کسی شہر اور دیہات کی تخصیص نہیں وہ بالاتفاق اجماع کے مخالف اور گمراہ ہے ہمارے ائمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ جمعہ کے لئے شہر کا ہونا شرط ہے دیہاتوں میں جمعہ کا قیام مکروہ تحریمی ہے کیونکہ یہ نادرست کام میں مشغول ہونا ہے جیسا کہ درمختار وغیرہ میں ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد سوم ص ۷۳۸، درمختار جلد اول مطبوعہ دہلی ص ۱۱۴)

نیز رقمطراز ہیں

"فالقول لمن یقول ما الفرق بین الجمعۃ والظھر غیر الخطبتین

وصحت الجمعة بلا کر اهة فی کل موضع مثل الظهر سواء کان ذلک الموضع مصر اوقر یة اوغیر ہ تا رکھا بلا عذ ر فا سق وعا ص ومرد ود قا ئلہ ضا ل مضل لیس من المقلد ین وعلی المقلد ین اجتناب عن اقواله وافعاله واحتر ازعن مصا حبته"

لہٰذا جو شخص یہ کہے کہ جمعہ اور ظہر کے درمیان خطبوں کے علاوہ کوئی فرق نہیں جمعہ ہر جگہ ظہر کی طرح ادا ہو جا تا ہے خواہ شہر ہو یا دیہات یا اور کوئی مقام ہو اس کا تارک فاسق اور مردود ہے تو ایسے قول کا قائل گمراہ ہے اور گمراہ کرنے والا ہے اور اس کا تعلق مقلدین سے نہیں اس کے اقوال وافعال اس کی صحبت ومخالطت سے مقلدین کو احتراز کرنا لازم ہے۔ (فتاویٰ رضویہ شریف جلد سوم ص ٧٤٠)

شہر دیہات ہر جگہ جمعہ فرض وصحیح ہونے کا فتوی دینے والا سخت غلطی پر ہے اسکو توبہ واستغفار کرنا چاہیئے۔

قال الله تعا لی قد بدت البغضا ء من افواههم وما تخفی صدورهم اکبر .قد بینا لکم الأیات ان کنتم تعقلو ن ☆نسئل الله العفو العافیة ولاحو ل ولا قو ة الا با لله العلی العظیم وصلی الله تعا لیٰ علیٰ خیر خلقه محمد وآله واصحا به اجمعین وبا رک وسلم .والله سبحنه وتعا لیٰ اعلم

العبد الضعیف

محمد معین الدین خاں رضوی ہیم پوری

۲۸ محرم الحرام ۱۴۲۴ھ

من اجاب فقد اصاب

فقیر سید افضال احمد قادری گونڈوی

دیہات میں جمعہ کے ساتھ ظہر کے متعلق فیصل بورڈ کا فیصلہ

بمقام مرکزی دارالافتاء بریلی شریف بتاریخ ۲۳ ربیع الاٰ اخر ۱۴۲۲ھ مطابق ۱۶/جولائی ۲۰۰۱ء

(۱) فتاویٰ رضویہ شریف جلد سوم ص ٧٤٤ پر ہے اگر وہ پرگنہ ہے اسکے متعلق دیہات ہیں اور ایسی حالت میں ضرور جانب سلطنت سے کوئی حاکم وہاں فصل خصومات وفیصلۂ مقدمات کیلئے ہوتا ہے مثلاً تحصیلدار وغیرہ جب تو وہ خود شہر ہے اور اس میں ادائے جمعہ وعیدین ضرور ولازم اور انکا تارک گنہگار وآثم ۔

"فقد صدق علیها حد المصر الصحیح المروی فی ظا هر الروایة عن الا مام الا عظم رضی الله تعا لیٰ عنه انها بلد ة فیها سکک واسواق ورسا تیق وفیها وال "الخ

(۲) اور اگر وہ پرگنہ نہیں یا وہاں کوئی حاکم فصل مقدمات پر مقرر نہیں مگر زمانہ سلطنت اسلام میں وہ ایسا تھا۔ اور جب سے اس میں جمعہ ہوتا تھا تو اب بھی پڑھا جائے گا صلاۃ مسعودی باب ۳۳/ میں ہے۔ جائے راکہ حکم شہر دادند بعد ازاں خرابی پزیرفت آں حکم شہرے باقی ماند اگر نائب سلطان یا جمع دراں جا نماز آدینہ گزارند روا بود۔

(۳) اور اگر یہ دونوں صورتیں نہیں تو مذہب حنفی میں وہاں جمعہ وعیدین نہیں پھر بھی جبکہ مدت سے قائم ہے اسے اکھیڑا نہ جائے گا نہ لوگوں کو اس سے روکے گا مگر شہرت طلب قا ل الله تعا لیٰ .أرأیت الذی ینهی ☆ عبد ااذاصلی ☆ وفیه عن امیر المؤمنین علی کر م الله وجهه " جلد سوم ص ٧٠٢ پر ہے ایک روایت نادرہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے یہ آئی ہے کہ جس آبادی میں

اتنے مسلمان مرد عاقل بالغ ایسے تندرست جن پر جمعہ فرض ہو سکے آباد ہوں کہ اگر وہ وہاں کی بڑی سے بڑی مسجد میں جمع ہوں تو نہ سما سکیں یہاں تک کہ انھیں جمعہ کے لئے مسجد جامع بنانی پڑے وہ صحت جمعہ کے لئے شہر سمجھی جائے گی امام اکمل الدین بابرتی عنایہ شرح ھدایہ میں تحریر فرماتے ہیں (وعنه) ای عن ابی یوسف (انهم اذااجتمعوا) ای اجتمع من تجب علیهم الجمعة لا کل من یسکن فی ذٰلک الموضع من الصبیان والنساء والعبید قال ابن شجاع احسن ما قیل فیه اذا کان اهلها بحیث لو اجتمعوا (فی اکبر مساجدهم لم یسعهم) ذالک حتی احتاجوا الیٰ بناء مسجد آخر للجمعة .الخ جس گاؤں میں یہ حالت پائی جائے اس میں اس روایت نوادر کی بنا پر جمعہ وعیدین ہو سکتے ہیں اگرچہ اصل مذہب کے خلاف ہے مگر اسے بھی ایک جماعت متاخرین نے اختیار فرمایا ہے۔

(۴) اور جہاں یہ بھی نہیں وہاں ہرگز جمعہ خواہ عید مذہب حنفی پر جائز نہیں ہو سکتا بلکہ گناہ ہے ۔والله یقول الحق وهو یهدی الی السبیل والله سبحانه وتعالیٰ اعلم

ان عبارتوں کی روشنی میں یہ حکم دیا جاتا ہے کہ

(۱) جو آبادی عبارت نمبر (۱) کے مطابق شہر ہے وہاں جمعہ وعیدین کی اقامت وادائیگی فرض ہے (۲) اسی طرح عبارت نمبر (۲) کے مطابق جو مقام پہلے شہر تھا جب سے اب تک وہاں جمعہ ہوتا آیا لیکن اب وہاں حاکم وامیر نہیں تو بھی جمعہ وہاں برقرار رکھا جائے گا (۳) جو آبادی عبارت نمبر (۳) اور روایت نوادر کے تحت آتی ہے اور وہاں جمعہ ہوتا ہے تو وہاں منع نہ کیا جائے خصوصاً جبکہ عوام وخواص جمعہ میں شریک ہوتے ہیں اور کوئی ترک کرے تو مفسدہ اور فتنہ کا دروازہ کھلے (۴) جو آبادی

عبارت نمبر (۴) کے تحت آتی ہے وہاں جمعہ وعیدین کی اقامت وادائیگی مذہب حنفی کی رو سے جائز نہیں مگر عوام پڑھتے ہوں تو روکا نہ جائے اور انھیں بنرمی اسکی تلقین کی جائے کہ آپ پر ظہر ہی فرض ہے اور اسکی جماعت واجب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

محمد اختر رضا قادری غفرلہ، ضیاء المصطفیٰ قادری عفی عنہ، جلال الدین احمد الامجدی

۲۳/ربیع الآخر ۱۴۲۲ھ

توضیح مجمل وتصحیح ضروری

از:۔ جانشین حضور مفتی اعظم ھند فقیہ اسلام حضرت علامہ محمد اختر رضا خاں صاحب قبلہ ازہری بریلی شریف

یہ فیصلہ دربارۂ جمعہ قارئین کے پیش نظر ہے جسمیں بوجہ اختصار واجمال ناظرین کیلئے ابہام کا اندیشہ ہے لہٰذا ضروری ہے کہ توضیح مجمل قدرے بیان مفصل سے کردی جائے سب سے پہلے مناسب ہے کہ روایت نادر کے متعلق اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ جن کی تصریحات اس فیصلہ کا ماخذ ہیں کا ارشاد وہدایت بنیاداس جگہ ذکر کیا جائے چنانچہ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں وہ ضعیف روایت نادرہ مرجوحہ مہجورہ ما لا یسع اکبر مساجده اهله محققین کے نزدیک اصلاً وجہ صحت نہیں رکھتی اور بعذر توانی فی الحدود اسکے اختیار کی راہ اسی ارادۂ قدرت سے مسدود اور ظاہر الروایہ ونص صریح امام اعظم مصحح ومرجح کے ہوتے ہوئے روایت نوادر کی طرف رجوع بوجوہ ممنوع ومدفوع الخ ص ۱۴۰ جلد سوئم میں نیز فرماتے ہیں پھر جہاں ظہر فرض ہے اور جماعت واجب اگر جمعہ کے سبب ظہر اصلاً نہ پڑھیں تارک فرض ہوں اور تنہا تنہا مثلاً بذریعہ رکعات احتیاطی پڑھیں تو ترک جماعت کے سبب تارک واجب کہ اول ہر بار اور ثانی بعد تکرار کبیرہ ہے۔ درمختار

میں ہے "ینـدب الخـروج عن الخلاف لکن بشرط عدم لزوم ارتکاب مکروہ مذھبہ" (جلد سوم صفحہ ۱۴۲)

اس جزئیہ سے کھلا کہ جہاں اصل مذہب کے اعتبار سے کسی جگہ کی مصریت متحقق نہ ہو وہاں رعایت خلاف کی اجازت نہیں بلکہ اصل مذہب پر عمل لازم ہے یوں ہی کسی جگہ کی مصریت میں اشتباہ ہو تو وہ اشتباہ بھی باعتبار اصل مذہب معتبر ہوگا یہ نہیں کہ خلاف مذہب کسی روایت کے پیش نظر اشتباہ مانا جائے اسی جگہ اعلیٰ حضرت ایک صفحہ پیشتر فرماتے ہیں۔ایسی ہی جگہ جہاں تحقیق بعض شرائط میں شبہ ہو احتیاطی رکعتیں رکھی ہیں نہ بر بنائے مراعات خلاف فی المذہب الخ (ص ۱۴۱ جلد ۳)۔ہاں ہمہ اپنا یہ مسلک ہے کہ عوام جس طرح بھی اللہ ورسول کا نام لیں روکا نہ جائے نہ خود شرکت کی جائے اگر عدم شرکت میں فتنہ نہ ہو ورنہ بہ نیت نفل مشارکت ممکن کہ۔اختیارا ھو نھما الخ (ص ۱۴۲ جلد ۳)

نیز فرماتے ہیں "تمام ھندوستان سرحد کابل سے منتہائے بنگالہ تک سب دارالاسلام ہے تو یہاں جتنے شہر وقصبات ہیں (جن کو شہر وقصبہ کہتے ہیں اور وہ ضرور ایسے ہی ہوتے ہیں جن میں متعدد محلے دائمی بازار ہیں وہ پرگنہ ہیں انکے متعلق دیہات ہیں ان میں ضرور کوئی حاکم فصل مقدمات کیلئے مقرر ہوتا ہے جسے ڈگری ڈسمس کا اختیار رہے نہ فقط تھانہ دار کہ وہ کوئی حاکم نہیں صرف حفاظت اور تحقیقات یا چالان کا مختار ہے) وہ ضرور سب اسلامی شہر ہیں اور ان میں جمعہ فرض ہے اور انھیں میں جمعہ صحیح ہے انکے علاوہ جتنی آبادیاں ہیں گاؤں ہیں اگرچہ مکانات پختہ اور مسلمان ومساجد بکثرت ہوں ان میں نہ جمعہ فرض نہ جائز نہ صحیح یہ حق تحقیق اور تحقیق حق ہے جس سے سرمو تجاوز نہیں یہ تعریف کہ جس کی سب سے بڑی مسجد میں اسکے سکان اھل جمعہ نہ سمائیں اگر یہ بطور تعریف مانی جائے تو

صریح باطل ہے۔(ص ۷۱۳)

اور خود اس تعریف کے اختیار کرنے والوں کو اقرار ہے کہ روایت نادرہ خلاف ظاہر الروایہ ہے اور علماء تصریح فرماتے ہیں جو کچھ ظاہر الروایہ کے خلاف ہے وہ ہمارے ائمہ کا قول نہیں وہ سب مرجوع عنہ اور متروک ہیں یہ تحقیق مسئلہ ہے اور بحمد اللہ تعالیٰ اہل انصاف وعلم صاف جانیں گے کہ حق اس سے متجاوز نہیں ہم نہ اس پر عمل کر سکتے ہیں نہ زنہار مذہب ائمہ مذہب چھوڑ کر دوسری روایت پر فتویٰ دے سکتے ہیں مگر دربارۂ عوام فقیر کا طریق عمل یہ ہے کہ ابتداء خود انھیں منع نہیں کرتا نہ انھیں نماز سے باز رکھنے کی کوشش پسند رکھتا ایک روایت صحت انکے لئے بس ہے ہاں جب سوال کیا جائے گا تو جواب میں وہی کہا جائے گا جو اپنا مذہب ہے۔(فتاویٰ رضویہ جلد سوم ص ۷۱۲/۷۱۳/۷۱۴ ملتقطاً)

اس تفصیل سے ابہام دور ہوا اور کھلا کہ عبارت نمبر ۳ میں جو فتویٰ درج ہے وہ مجمل ہے جس کی یہ تفصیل ہے جس کی رو سے واضح کہ اعلیٰ حضرت نے روایت نادرہ پر فتویٰ نہیں دیا ہے بلکہ عوام کو منع نہ کرنے کی وجہ بتائی ہے اور روایت نادرہ کو غیر صحیح ٹھہرایا ہے تو اس پر فتویٰ دینے کا وہم جو اس فتویٰ مجمل سے ہوتا ہے زائل ہوا۔اسی لئے وہاں ان ضعیف لفظوں سے تعبیر کیا،جس گاؤں میں یہ حالت پائی جائے اس میں اس روایت نوادر کی بنا پر جمعہ وعیدین ہو سکتے ہیں۔اور ہم نے جو فتویٰ نقل کیا اس میں اور بہت سے دیگر فتاویٰ میں صاف اس ابہام وایہام کو اٹھا دیا تو پتہ چلا کہ دونوں فتووں میں اصلاً تعارض نہیں کہ فتویٰ اصل مذہب ہی پر دیا ہے اور اس روایت نادرہ پر فتویٰ نہیں دیا اور اگر تعارض فرض کیا جائے تو مفصل فتویٰ بعد کا ہے اور وہ مجمل پہلے کا ہے لہٰذا ترجیح اسی مفصل کو ہے پھر نمبر ۳ میں یہ عبارت جو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے ان کلمات سے شروع ہوتی ہے کہ

اور اگر یہ دونوں صورتیں نہیں تو مذہب حنفی میں وہاں جمعہ وعیدین نہیں پھر بھی جبکہ مدت سے قائم ہے اسے اکھیڑا نہ جائے گا نہ لوگوں کو اس سے روکے گا مگر شہرت طلب۔ خود اس امر کا قرینہ ہے کہ اعلیٰ حضرت نے اصل مذہب کا اعتبار فرمایا اور روایت نوادر کو بوجہ عدم صحت قابل اعتبار نہ جانا یہاں سے کھل گیا کہ نمبر ۳ میں یہ فیصلہ جو یوں تحریر ہوا کہ جو آبادی عبارت نمبر ۳/ اور روایت نوادر کے تحت آتی ہے الخ اس میں جمعہ سے منع نہ کرنے کا حکم بوجہ خوف فتنہ واندیشہ مفسدہ ہے نہ کہ اس وجہ سے وہ جگہ شرعاً شہر ہے نہ اس وجہ سے کہ وہاں روایت نوادر کا اعتبار اور اصل مذہب سے عدول کیا ہے بلکہ اصل مذہب میں پر وہ بھی گاؤں ہے جیسا کہ مفصل فتویٰ سے وتصریحات متعددہ سے جو جا بجا فتاویٰ رضویہ میں موجود ہیں روشن ہیں اور خود یہاں نمبر ۳ میں جو فتویٰ منقول ہوا اس میں بھی یوں ابتداء فرمائی کہ جس گاؤں میں الخ۔ اب بالکل واضح ہے کہ نمبر ۳ ونمبر ۴ کا حکم یکساں ہے اور دونوں جگہ بنام جمعہ دو رکعت پڑھ لینے کے بعد چار رکعت فرض ظہر با جماعت لازم اسی لئے سید الکریم حضور مفتیٔ اعظم ھند نے قولاً وفعلاً یہ دستور قائم ونافذ کیا اور انکے زمانے سے آج تک متعدد مقامات پر بعد جمعہ ظہر با جماعت پڑھنے کا دستور قائم ہے۔ ہم نے مسودہ میں یہ عبارت لکھوائی تھی جس جگہ اصل مذہب پر جمعہ صحیح نہیں الخ۔ سہواً سبقت قلم سے مبیضہ میں یہ عبارت نہ آسکی اور بروقت توجہ نہ ہوئی لہٰذا تصحیح ضروری ہوئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا قادری ازہری غفرلہ (رکن فیصل بورڈ مجلس شرعی)

۷۸۶

فیصلہ کا حاصل یہی تھا کہ جہاں مذہب حنفی پر نماز جمعہ صحیح نہیں ہے وہاں لوگوں کو بہ نرمی نماز ظہر کی فرضیت اور وجوب جماعت کی تلقین کی جائے اور

مذہب حنفی سے ظاہر الروایہ ہی مراد ہے۔ فیصلہ کا پیراگراف نمبر ۳/ ان قصبات کے بارے میں ہے جو ضلع یا پرگنہ نہیں ہیں اس میں وجوب جمعہ یا صحت جمعہ کی بات (حکم) ذکر نہیں کی گئی ہے بلکہ عدم منع کا حکم ہے اور یہی اصل مذہب ہے ورنہ وجوب جمعہ مذکور ہوتا۔ پھر پیراگراف نمبر ۳ ونمبر ۴ دونوں ہی کے بارے میں ان الفاظ میں حکم لکھا گیا ہے اور انہیں بہ نرمی اس کی تلقین الخ۔ مگر یہاں ایک لفظ واضح وموضح جو اصل مسودہ میں تھا کہ جس جگہ اصل مذہب پر جمعہ صحیح نہیں الخ۔ چھوٹ گیا جس کی وجہ سے بعض اوہام نے جانشین مفتی اعظم حضرت علامہ اختر رضا خاں صاحب ازہری کے سامنے تغییر فتاویٰ اعلیٰ حضرت کا ہنگامہ کھڑا کر دیا اسلئے آپ کو یہ توضیح مجمل لکھنا پڑی ورنہ اصل حکم قصبات، فیصلہ کے پیراگراف نمبر ۳/ سے ظاہر تھا الحاصل توضیح مجمل سے میں بھی متفق ہوں وعلیہ الفتویٰ وبہ نفتی واللہ تعالیٰ اعلم

استکتبہ

ضیاء المصطفےٰ قادری غفرلہ

(رکن فیصل بورڈ مجلس شرعی)

۱۶/ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۲ھ

۷۸۶/۹۲ توضیح مجمل وتصحیح ضروری سے میں بھی پورے طور پر متفق ہوں۔

جلال الدین احمد الامجدی (رکن فیصل بورڈ مجلس شرعی)

۱۷/ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۲ھ

ماخذ و مراجع

اسمائے کتب	مطبوعہ	اسمائے مصنفین	متوفی
قران کریم	---	کلام اللہ	
تفسیر کبیر	بیروت	امام فخرالدین بن عمر رازی	۶۰۶ھ
تفسیرات احمدیہ	دیوبند	علامہ ملا جیون حنفی	۱۱۲۷ھ
بخاری شریف	مبارکپور	امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری	۲۵۶ھ
مسلم //	//	امام ابوالحسین مسلم بن حجاج	۲۶۱ھ
ابن ماجہ //	دیوبند	امام ابوعبداللہ بن یزید قزوینی	۲۷۳ھ
ابوداؤد //	//	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی	۲۷۵ھ
ترمذی //	//	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی	۲۷۹ھ
نسائی //	//	امام عبدالرحمٰن احمد نسائی	۳۰۳ھ
مسند احمد ابن حنبل //	بیروت	امام ابوعبداللہ احمد ابن حنبل	۲۴۱ھ
مصنف عبدالرزاق	//	امام عبدالرزاق بن ہمام صنعانی	۲۱۱ھ
مصنف ابن ابی شیبہ	//	امام ابوبکر بن محمد بن ابی شیبہ	۲۳۵ھ
المستدرک للحاکم	//	امام عبداللہ حاکم نیشاپوری	۴۰۵ھ
ابن حبان	//	امام ابن حبان	۳۵۴ھ
کنزالعمال	//	علامہ علاءالدین متقی ہندی	۹۷۵ھ
الترغیب والترھیب	//	زکی الدین عبدالعظیم منزری	۶۵۶ھ
سنن الکبریٰ للبیہقی	//	الحافظ ابی بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی	۴۵۸ھ
طبرانی لکبیر	//	امام ابوالقاسم احمد طبرانی	۳۶۰ھ
مشکوٰۃ شریف	دہلی	علامہ ولی الدین تبریزی	۷۴۱ھ
مؤطا امام محمد	دیوبند	امام محمد بن حسن شیبانی	۱۸۹ھ
الفردوس بماثور الخطاب	بیروت	شہردار بن شیرویہ الدیلمی	۵۵۸ھ
قدوری شریف	دیوبند	امام ابوالحسن محمد بن جعفر قدوری	۴۲۸ھ

اسمائے کتب	مطبوعہ	اسمائے مصنفین	متوفی
المبسوط للسرخسی	بیروت	شمس الائمہ محمد بن احمد سرخسی	۴۸۳ھ
فتاویٰ ولوالجیہ	دیوبند	علامہ عبدالرشید ولوالجی	۵۴۰ھ
بدائع الصنائع	//	علامہ علاءالدین کاسانی	۵۸۷ھ
خلاصۃ الفتاویٰ	بیروت	علامہ طاہر بن احمد عبدالرشید بخاری	۵۴۲ھ
ہدایہ شریف	دیوبند	علامہ برہان الدین ابی بکر مرغینانی	۵۹۲ھ
فتح القدیر	//	علامہ کمال الدین دمشقی حنفی	۸۶۱ھ
عنایہ شرح ہدایہ	//	علامہ اکمل الدین باورتی	۷۸۶ھ
فتاویٰ قاضی خان	//	فقیہ النفس حسن بن منصور قاضی خان	۵۹۲ھ
نورالایضاح	//	علامہ حسن بن علی شرنبلالی	۱۰۶۹ھ
مراقی الفلاح	//	// // //	//
شرح وقایہ	//	صدرالشریعہ عبیداللہ بن مسعود	۷۴۷ھ
درمختار	//	علامہ علاءالدین حصکفی	۱۰۸۸ھ
الدررالمنتقی	//	// // //	//
فتاویٰ حلبی	//	علامہ ابراہیم بن محمد حلبی	۹۵۶ھ
صغیری شرح منیہ	//	// //	//
حاشیۃ الطحطاوی	بیروت	علامہ سید احمد طحطاوی	۱۳۰۲ھ
حاشیۃ المراقی	دیوبند	// //	//
بحرالرائق	//	علامہ زین الدین لابن نجیم مصری	۹۷۰ھ
فتاویٰ خیریہ	بیروت	علامہ خیرالدین رملی	۱۰۸۱ھ
فتاویٰ غیاثیہ	//	علامہ داؤد خطیب حنفی	--
والمغنی لابن قدامہ	//	علامہ موفق الدین بن قدامی	۶۲۰ھ
فتاویٰ ہندیہ	دیوبند	شیخ نظام الدین و جماعۃ من علماء ہند	--
الفقہ علی المذاہب	بیروت	علامہ عبدالرحمٰن جزیزی	--
فتاویٰ شامی	دیوبند	علامہ ابن عابدین شامی	۱۲۵۲ھ

اسمائے کتب	مطبوعہ	اسمائے مصنفین	متوفی
مجمع الانہر	دیوبند	علامہ داماد آفندی	۱۰۷۸ھ
صواعق محرقہ	بیروت	علامہ ابن حجر مکی	۹۳۷ھ
فتاویٰ رضویہ	ممبئی	مجدد اعظم امام احمد رضا خاں قادری	۱۳۴۰ھ
،، افریقہ	،،	،، ،، ،،	،،
،، امجدیہ	گھوسی	صدر الشریعہ علامہ امجد علی اعظمی	۱۳۷۶ھ
بہار شریعت	،،	،، ،،	،،
فتاویٰ حامدیہ	بریلی	حجۃ السلام علامہ حامد رضا بریلوی	۱۳۶۲ھ
،، مصطفویہ	دہلی	مفتی اعظم ہند محمد مصطفیٰ رضا بریلوی	۱۴۰۲ھ
قانون شریعت	دہلی	علامہ شمس الدین جعفری	
شرح قدوری فارسی	دہلی	علامہ عبد الرحمٰن جامی	
قہستانی	بیروت	---	
صلاۃ مسعودی	دہلی	----	
رسالہ امام ربانی	دہلی	شیخ احمد سرہندی	۱۰۳۴ھ
ابن حزم	بیروت	علامہ ابن حزم اندلسی	

تصنیفات مطبوعہ

مفتی محمد معین الدین خاں رضوی حنفی ہیم پوری

(۱) بدمذھبوں کے سات اعتراضات اوران کے تحقیقی جوابات
(۲) اقوال اللامعہ فی ثبوت الفاتحہ
(۳) مسئلہ اذان قبر
(۴) تجلی الحق
(۵) تجلی الیقین بان نبینا شفیع المذنبین
(۶) فقہ حنفی کی روشنی میں مسئلہ کفایت کی تنقیح
(۷) قران السعدین فی ایمان الابوین الکریمین
(۸) تحفۂ معینیہ ترجمہ رسالہ شریفیہ
(۹) تحفۃ الاخیار فی مولد المختار
(۱۰) تنورات فی حل مرقات
(۱۱) تحفۃ القوی فی حل کتاب مولد النبی
(۱۲) الدرر الکامنہ فی قبر آمنہ
(۱۳) معین الاشراف فی تخریج معنی تہذیب الاسلاف
(۱۴) علمائے دیوبند اپنے آئینے میں
(۱۵) تنورات فی حل مرقاۃ
(۱۶) الدرج المنیفہ فی احیاء آمنہ
(۱۷) الفیوضات الرضویہ فی مسائل الاضحیہ
(۱۸) قہر الدیان علی مشتاق الشیطان
(۱۹) دیہات میں بعد جمعہ ظہر با جماعت
(۲۰) تجلی الیقین بان نبینا خاتم النبیین